

امام عظیمؒ کے عقائد

مشیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ



مرغلام مصطفیٰ محمدی مدظلہ

میر سید محمد العقیقہ پاکستان

امام عظیمؒ کے حقائق

مُشَدِّدِ اُذنیۃً رِشَاقِہ کی روشنی میں

نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسلامی عقائد کی وضاحت و اہم احادیث جن کی روایت ثقہ اور مستند ترین تابعین اور تبع تابعین سے عالم اسلام کے بطل جلیل حضرت امیرِ اعظم ابو حنیفہؒ نے اپنی مُسنَد میں فرمائی

علامہ مُصطفیٰ امجدی ایم اے

پروفیسر، جامعہ اسلامیہ کراچی



گنج بخش
ڈی جی اے

قاری رضوی کتب خانہ



بظل عنایت

حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ

نام کتاب	_____	امام اعظم کے عقائد (مسند ابوصنفہ کی روشنی میں)
مولف	_____	حضرت علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
تقدیم و نظر ثانی	_____	حضرت پروفیسر محمد حسین آسی
تصحیح	_____	محمد صلاح الدین سعیدی
سرورق	_____	محمد رمضان فیضی
سال اشاعت	_____	۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ	_____	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
ناشر	_____	چوہدری عبد المجید
ہیہ	_____	60 روپے

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
- ☆ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
5	تقریظ لطیف	1
7	خنخچند	2
10	سیدنا اعظم امام	3
13	رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں	4
14	اہل نظر کی نظر میں	5
25	امام اعظم اور علم حدیث	6
30	امام اعظم کی ثقاہت	7
36	امام اعظم اور اکتساب حدیث	8
41	نتیجہ فکر	9
43	امام اعظم اور صحاح ستہ	10
44	تعارف مسانید	11
46	امام اعظم اور اصول حدیث	12
48	عالمگیر پذیرائی	13
50	ان کے جانے میں فلک ٹوٹ پڑا	14
52	عقائد	15
54	توحید و رسالت	16
56	مغفرت کا سبب	17
58	ایمان، اسلام، احسان	18
60	علوم خمسہ کی عطاء	19
61	قیامت کا علم	20

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
21	بارش کا علم	64
22	رحم مادر کا علم	66
23	مستقبل کا علم	68
24	مقام موت کا علم	71
25	حاصل بحث	73
26	ایک نفیس بات	74
27	غیب کی خبریں	75
28	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات	109
29	متفرقات	116
30	ابوین کریمین کا ایمان	121
31	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور	145
32	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت	146
33	نصیحت افروز باتیں	147
34	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت	150
35	امام اعظم کا قصیدہ	152

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ لطیف

علامہ محمد رضا الدین صدیقی

ایک مسلمان کا دامن اعمال حسنة سے خالی نہیں ہونا چاہیے اور اسے کوشش بلکہ بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ جب وہ داور محشر کے سامنے پیش ہو تو اس کا دفتر عمل طرح طرح کی حسنت سے معمور ہو۔ اگرچہ کوئی بھی نیکی اس بارگاہ بے نیاز کے شایان شان نہیں ہے لیکن انسان کو اپنی سی سعی تو بہر حال کرنی ہی چاہیے۔ لیکن یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ اعمال چاہے کتنے ہی مزین و کثیر کیوں نہ ہوں ان کا مدار عقیدہ پر ہے۔ اعتقاد میں درستگی نہ ہو تو محض گراںباری اعمال مطلق کفیل و وکیل نہیں ہو سکتی۔

یہ المیہ ہے کہ ہر دور میں اعتقاد خالص کو بحروح کرنے کی کوشش ہوئی۔ ایسے میں صراط مستقیم ایک ہی ہے اور وہ ہے ”سواد اعظم“ کی اتباع اہل سنت جماعت کا راستہ کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہی ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ عصر حاضر کی فتنہ خیزیوں نے عقائد کے ضمن میں سب سے زیادہ نشانہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات جلیلہ اوصاف طاہرہ اور کمالات عالیہ کو بنایا ہے۔ ایسے میں اس امر کی ضرورت بہت زیادہ ہو جاتی ہے کہ ہم یہ جستجو کریں کہ قرآن آپ کے بارے میں کیا کہتا

ہے۔ احادیث مبارکہ کے صحیح و وسیع ذخیرہ میں آپ کی شان کا بیان کیسے ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور امت کے آئمہ و اولیائے صالحین اور علمائے راسخین کا عقیدہ آپ کے بارے میں کیا ہے۔

برادر م غلام مصطفیٰ مجددی کی ذہنی اچھ نے اس ضمن میں ایک انوکھا اور خوبصورت راستہ اختیار کیا انہوں نے امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات سے صحیح اسلامی عقیدہ کو پیش کرنے کی سعی بلیغ فرمائی۔ حضرت امام اعظم کی اکثر مرویات صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے ہیں اور ان مقدس شعار لوگوں سے ہیں جو عام طور پر ”مطعون“ ہونے سے محفوظ ہیں۔

اگر کسی کو بے جاقسم کی ضد نہ ہو اور وہ علمی دیانت سے بہرہ ور ہو تو یقیناً ان روشن چراغوں سے اپنی شاہراہ عمل کو منور کرنا چاہے گا جو حضرت سراج الامت رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے ہم تک پہنچے ہیں۔

برادر م مجددی نے محنت شاقہ سے کام لیا ہے اور پھر اپنی اس محنت کو نظر ثانی اور تصحیح کیلئے معروف اور مقتدر عالم دین اور عارف ربانی حضرت پروفیسر محمد حسین صاحب آسی مدظلہ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب اختلاف و خلفشار کے اس دور میں صراط مستقیم کی صحیح ترین تعبیر کیلئے معاون ثابت ہوگی۔

زاویہ نشین

محمد رضا الدین صدیقی



بسم الله الرحمن الرحيم
نحمد و نصلى و نسلم على رسوله الكريم

سخنہ چند

از مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی

یہ حقیقت تاریخ اسلام کے کسی بھی طالب علم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد کتاب و سنت کا جو فیض ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرضوان) کے ذریعے امت مسلمہ کو پہنچا، اس کی مثال نہیں بعد میں آنے والے مفسرین و محدثین ہوں یا فقہاء و متکلمین، علمبرداران شریعت ہوں یا شہسواران طریقت سب ان کے خوشہ چیں اور ان میں سے کسی ایک سے منتسب۔ چنانچہ اپنے اپنے ذوق اور انتخاب کے مطابق کوئی حنفی یا مالکی کہلایا تو کوئی شافعی یا حنبلی۔ اہل سنت و جماعت جنہیں حدیث پاک کی رو سے سواد اعظم یا ناجی گروہ بھی کہا جاتا ہے انہیں چار مذاہب کے مقلد ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ محدث دہلوی جو محدث و فقیہ کے علاوہ صوفی روشن ضمیر بھی ہیں۔ اپنی کتاب ”الانصاف“ میں فرماتے ہیں کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کو اختیار کرنے میں ایسا راز ہے جو اللہ تعالیٰ نے علمائے امت کے دلوں میں ڈال دیا۔ اور ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں فرماتے ہیں کہ ان چاروں پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔

علم و وفقہ کے ان چاروں سرچشموں سے جس نے گلشن ملت کی سب سے زیادہ آبیاری فرمائی۔ وہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں۔ آپ نے بیس صحابہ کرامؓ کی زیارت کی اور بعض سے روایت بھی لی (دوسرے اماموں کو یہ شرف حاصل نہیں ہو سکا) آپ ہی نے سب سے پہلے وفقہ کو مدون فرمایا اور کتاب و

سنت کے بحر میں غوطہ زن ہو کر لاکھوں جواہر سے تصنیف و تالیف کا دامن مالا مال کیا اسی لئے حضرت شیخ الاسلام علامہ علاء الدین ^{حصل} حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کے بعد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو بڑے بڑے معجزات ہیں ان میں سے ایک امام ابوحنیفہؒ ہیں (درمختار)

امام الکاشغین، سند المجد دین حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کشف کی نظر سے دیکھا جائے تو مذہب حنفی ایک دریائے عظیم نظر آتا ہے اور دوسرے مذاہب (مالکی، شافعی، حنبلی، وغیرہم) حوض اور چھوٹی نالیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں (مکتوبات، دفتر دوم)

حضرت امام اعظمؒ کی عظمت شان پر سب سے بڑا گواہ وہ فرمان نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے جو جمیع میں یوں ہے۔

لو کان الایمان عند الثریا لتناوله رجال من فارس
ترجمہ: اگر ایمان ثریا کے پاس ہو البتہ فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔

اور دوسری روایات میں کہیں ایمان کی بجائے علم اور کہیں دین کا ذکر ہے اور یونہی رجال (جمع) کی بجائے کہیں رجل (واحد) بھی وارد ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ جیسے اکابر نے ایسی تمام روایات کا مصداق سیدنا امام اعظمؒ کو ٹھہرایا ہے۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ ایمانیات اور دینیات کے بارے میں حضرت امام اعظمؒ کی علمی تحقیق بڑی قابل اعتماد و استناد ہے۔ یوں بھی دوسرے آئمہ کے ساتھ اگر کوئی کہیں اختلاف ہے تو محض فقہی مسائل میں ہے عقائد میں نہیں۔ لہذا امام اعظمؒ کے عقائد ہی سب آئمہ اہل سنت کے عقائد ہیں۔ یہی عقائد ہیں جنہیں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھ کر باقی امت تک پہنچایا ہے۔ اسلام انہیں عقائد کی تعلیم دیتا ہے اور امت مسلمہ

کے یہی معتقدات ہیں۔

دور حاضر میں جب خارجی دشمنوں اور داخلی باغیوں کی ریشہ دوانیوں سے اسلامی عقائد کا اصل چہرہ چھپانے کی کوشش عروج پر ہے۔ فاضل جلیل جناب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مجددی ایم اے سلمہ ربہ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زیر نظر کتاب لکھ کر یوں لگتا ہے انہیں ناپاک سازشوں کا توڑ کیا ہے۔ مولانا نے اپنا شباب تبلیغ دین کیلئے وقف کر دیا ہے اور خداوند کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے میں ان کے دل و دماغ کو علم و عرفان اور زبان و قلم کو اثر سے بھر دیا ہے۔ ان کی کتابیں دھڑا دھڑ شائع ہو رہی ہیں اور مقالات اور نظمیں پاک و ہند کے نامور دینی جرائد کی زینت بن رہی ہیں خصوصاً ماہنامہ انوار لاٹانی علی پور سیداں شریف کے تو ریکس التحریر ہیں۔ میری دعا ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل مزید برکات سے نواز دے۔

سگ بارگاہ حضور نقش لاٹانی

آسی



اے آپ نے جو ان رشتہ پرے و تجارتوں میں لئے آپ کو خیر
ہے میں آپ سے محبت کرنے والوں نے آپ کی صفائی تجارت کا راز بڑے
اہتمام سے کیا ہے۔

آپ حضرت امام علی علیہ السلام کی نیت پر عمل میں کی طرف راغب
ہوئے (امام ابی نعیم حنفی جلد ۱ ص ۵۹) بعد عمل میں نے از حد پہنچی تھی
میں نے اپنے لئے کچھ لیا اور اپنے والدین کے لئے کچھ بچا رکھا
اور باقی (بیشا) عمل کا نام کے ماہر کی حیثیت سے آپ کو بہت شہرت ملی
یہ سب عمل فقہائے امامیہ حضرت مولانا سید محمد علی بن ابی طالب (رحمہ اللہ)
جلد ۱ ص ۱۳ (۳۳۳) آپ نے چار ضرر و مشائے سے منع فرمایا (امام ابی نعیم
جلد ۱ ص ۲۹) ان مشائے میں میں نے اس میں اس لئے کہ امام میں ہر مشائے کی
نہی کی ہے یہاں سے انصاف حضرت اس بن مالک سے آپ کی طاقت بہت
تھی (امام ابی نعیم جلد ۱ ص ۱۰۰) یہ مشائے ان کے لئے تھیں جو کہ
میں نے اپنے لئے نہیں لیں تھے۔ فقہ میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ
نے آپ کے لئے سب سے پہلے عمر شریف و مدد و مالیر آپ کی توبہ امام مالک
بن انس کے مولیٰ کی تھی آپ میں کی (تبیخ السنی جلد ۱ ص ۲۶) آپ بن عباس
مد مدینہ وقت کے تھے ائمہ فقہاء ہوتے تھے (تاریخ بغداد) بعض مسائل میں
ایک ماہ تک بحث جاری تھی اتفاق بہت قرات ماموہ یوسف نعمان میں مدینہ
آئیے (امام ابی نعیم جلد ۲ ص ۱۳۳) آپ نے تین بن عباس میں حل فرمایا بن
عباس کے تین بن عباس کا تعلق یہاں سے ہے باقی مسائل معاملات کے بارے
میں ہیں (ذیل ابی نعیم جلد ۲ ص ۲۷۲) آپ عمل کا وقت کے میدان سے شہادت
تھی یہاں سے مدد کے بھی روشن مینار تھے مثلاً

پہلے ممبرانہ اشارہ کا نظم پہنارتے (خبر انور غنیہ ص ۳۲)

من میں شد و رہا ہوں کے لئے تھے (ایضاً ص ۳۳)

تو تیرا شہ و رہا ہوں میں رہا ہوں کے لئے تھے (ایضاً ص ۳۴)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۳۴)

وہ نہیں کے لئے تھے کہ وہ نہیں کے لئے تھے نہایت ان کے لئے

تھے (ایضاً ص ۴۵)

بیت کے لئے تھے کہ وہ نہیں کے لئے تھے نہایت ان کے لئے

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

(النقاب جلد ۱ ص ۱۹۹)

یہ نہیں کے لئے تھے کہ وہ نہیں کے لئے تھے نہایت ان کے لئے

(ص ۱۶۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

(ص ۴۴)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

بیت بنو شیبہ

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

نہایت شایف و نہیں و نہیں کے لئے تھے (ایضاً ص ۴۵)

اہل نظر کی نظر میں

اہل نظر کا یہ خیال ہے کہ ہر شخص کو اپنے آپ کا قدر و قیمت نظر آتا ہے۔

مذہب اہل نظر کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

مذہب اہل نظر کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

یہ عقیدہ کہ ہر شخص کو اپنے آپ کا قدر و قیمت نظر آتا ہے۔
ایسے عقیدہ کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

یہ عقیدہ کہ ہر شخص کو اپنے آپ کا قدر و قیمت نظر آتا ہے۔
تو اس عقیدہ کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

مذہب اہل نظر کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

یہ عقیدہ کہ ہر شخص کو اپنے آپ کا قدر و قیمت نظر آتا ہے۔
مذہب اہل نظر کے ہوتے ہیں جو عقیدہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبد البر ص ۱۲۲)

ابو یوسف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ کامل سے فرماتے تھے (یہنا)
ما ملک بن اس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ابو حنیفہ یہ آدمی تھے کہ اس
توان کامل سے ثابت نہا چاہیں کہ وہ نے کاتب کو ملاتے تھے (تاریخ بغداد)
جلد ۱۳ ص ۳۳۷

ابو شریح علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انس بن علی سے حصہ فی
الفقہ کے فقہ میں و بعد کے میں ہیں (یہنا ایون جلد ۲۲ کتاب
تذیب جلد ۱ ص ۵۵۵) فقہاء کے بعد اس کا اہمیت میں جلد ۲۳
۱۰۰) بعد از وہی نہا پانے کتاب ابو حنیفہ کا میں تمام کے (تاریخ سنیہ ص
(۱۹)

حنیفہ مسعود کا قول ہے حد علمہ بعد علوم ابو حنیفہ آدمی کا ہند
پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ میں تمام
کے میں سے میں ہیں و میں آپ کا مذہب میں میں میں میں میں
ہات میں میں میں میں (ایضاً ص ۲۱)

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حد علمہ بعد علوم ابو حنیفہ آدمی کا ہند
پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حد علمہ بعد علوم ابو حنیفہ آدمی کا ہند
پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حد علمہ بعد علوم ابو حنیفہ آدمی کا ہند
پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حد علمہ بعد علوم ابو حنیفہ آدمی کا ہند
پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

اہم عقلمند آج و حدیث کے پابند اور اس کے پیروار تھے یہ اہم عقلمند
مذہب کی تحقیق کے ساتھ اس کے زیادہ احتیاط والا پائے کا بنوں کے
جس کے ہاتھ میں ہے (کتاب امیر ابن ابیہد اس ۱۲)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کبر السجده فی
عمہ الحب عسود مدھہ نسیم و لعل عسود و عسود و عسود و عسود و عسود
تہذیب کے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے مذہب کے قیام کے لیے
کے مذہب کے قیام کے لیے (تقدم اس ۲۶)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں مسعود و فصیلہ کسیرہ بن
کے مذہب کے قیام کے لیے (امیت امین جلد ۱ ص ۱۶۵)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ وہ تمہید کے ہیں اور
مذہب کے قیام کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
(مناقب الامام ابی خلیفہ ص ۲۷)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ وہ تمہید کے ہیں اور
مذہب کے قیام کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
(۳۳۶)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ وہ تمہید کے ہیں اور
مذہب کے قیام کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
(ص ۱۰۷)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ وہ تمہید کے ہیں اور
مذہب کے قیام کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
(جلد ۱ ص ۱۶۸)

عالمہ بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ وہ تمہید کے ہیں اور
مذہب کے قیام کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

میں پروردگار سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے اس سے پاس ہوا نہیں ہے اور نہ
تو میں نے اس کو پہنچایا (تاریخ انیس بعد اس ۳۶۵)

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ اپنے مرید سے
فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پہنچایا (تاریخ انیس بعد اس ۳۶۶)

ابو حنیفہ بن محمد بن ابراہیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو پہنچایا
نہایت میں پہنچایا (تاریخ انیس بعد اس ۳۶۷)

میں نے ابراہیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو پہنچایا
دعا ابو حنیفہ اپنے زمانے سے بہترین عالمین تھے (انہی سے اس ۳۶۸)
امام موفق بن احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

هذا مذهب العنمان خير المذاهب

کسی کسی کے اصلاح حیران کہ کہ

ولا عيب فيه غيران جميعه

خلا از تخلی عن جميع المعائب

تفقه فی خیر القرون معی التقی

فمذهبه لاشک خیر المذاهب

ثلاثه الاف والف شیوخه

واصحابه مثل النجوم الثواقب

مذاهب اهل الفقه عنه تقلصت

فاین عن الرومی نسیج العناكب

الاعداء قد اقر بحسنه

واقاراه بالحسن ضربه الازب

وكان له صاحب بنور علومهم

يحدث عن الاحكام سحب العصب

ترجمہ:

مذہبِ نعمان سارے مذہبوں سے بہترین

میں نے اس سے پہلے اس کی طرف سے کوئی خط نہیں دیکھا تھا۔

ہر طرح کے عیب سے محفوظ تر دیکھا جسے

[illegible]

1941

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

آپ کے اصحاب دیں کی انجم ضو آفرس

— — — — —

[illegible]

۱۔ کے اصحاب کے انوار علم و فکر سے

وہم کی تاریکیاں ادا کام سے چھٹیں

(المناقب، ص ۱۳۶، جلد ۲)

(المناقب ص ۱۴۶ جلد ۲)

حافظ بن محمد عیسیٰ اسے کہتے ہیں۔ اہل علم و اہل میں جنس

وقت اہم بہ بنیاد نفس و قلب سے ہے (امنیات بعد ۳۳)

میدادِ حق بنیادِ حق ہے، حقیقت ہے کہ ابھاریں نہیں ہیں۔

تہذیب و تمدن کے لیے

میں یہ دلیل دیتے ہیں (امناقب اس ۳۴)

ابو عبد الرحمن مقرر کی فرماتے ہیں۔ اہل بیت ہاشموں کے ہاشمو (ہو

خلف) نے روایت بیان فرمائی (حدیث شان شو) (اینا اس ۳۵)

حدیث بن جریجی حدیث (۳۶) فرماتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ وہ

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۳۷)

(۶۶)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۳۸)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۳۹)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۰)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۱)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۲)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۳)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۴)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۵)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۶)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۷)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۸)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۴۹)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۵۰)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۵۱)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۵۲)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۵۳)

حدیث کی طرف متوجہ دیتے ہیں کہ اس نے کہا کہ یہ حدیث (حدیث اس ۵۴)

عمر ابن تیمیہؒ اسی زمانے میں فلا بستیوں کے خلاف قاضی قاضیہ و قاضیہ
و علیہ و قد بقوا عنہ ساء بقصدوں میں الساعد عبد وہی کتب عبد
قطعہ میل مسندہ الحریز لری و حواہی آپ نے فتاویٰ میں مذکور ہیں
نیل غنیمت میں ہے آپ سے یہ باتیں نقل کی ہیں مرنے کا وقت آپ
بنامہ میں ہے آپ سے یہ بات ہے جب تفسیر میں مذکور ہے مرنے کا
(منہاج السنہ جلد ۱ ص ۳۵۹)

خیریتہ مومن رشید بن آتے ہیں۔ یہ طریقہ سے قتل و کرب کا
انسان کو جاننے والا ہے کہ وہ قاتل انسان پر عمل نہ کرے (مذکورہ صفحہ ۵۵)

اور قریب اور پختہ ہوتے ہوئے غیبی قول ہوتی ہیں ،
اور اس قول میں صرف (۱۰۰) (ایک سو) اس (۱۰۰)

یہاں پر اس کتاب کی روایتیں ملتی ہیں جو بعض مقامات میں ضخیم فوارے میں
 آتی ہیں۔ ان کے نمونے قیام کے بعد لکھے گئے ہیں۔ یہاں پر بعض مقامات پر
 قیام کے بعد لکھے گئے ہیں۔ (کتاب) قیام کے بعد لکھے گئے ہیں۔ (کتاب)

(ص ۲۰۹)

اگرچہ یہ فہمات ہیں۔ ابو حنیفہ کی بھی یہ وہی تھی جس نے کہا کہ میں
(اخبار الی حنیفہ)

فصل میں پیش کیے گئے مفادات ہیں جو غائبیہ فقہ آئینی تھے اور فقہ
سے مشہور تھے ان کا تقاضا مشہور تھا مال میں فرائض کی یہ ایک سے یا نہ جہاں
رات کے بعد رات کے میں ہر وقت سے رہتے تھے ان کی رات کی بات کہ
تے نرم و طال کے بعد میں حق کا بیان اچھی طرح کرتے (تاریخ بعد و بعد)

مکتوب ۵۵، دفتر دوم از مجدد الف ثانی

فہم میں علیہ السلام کی شان کے بعد سے یہ وہی امام فقہ کے موصوفہ اللہ
مقتدر ہوں اور یہاں سے یہ میرا ہے۔ ان کے فتنی ارشادات اور اعمال کے فقہ
کی روشنی میں اس کے تحت ہر قسم کی حقانیت و ثبات کی روشنی میں
ہے۔

حضرت شیخ الاسلام علیہ السلام فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کی
حکایت میں اس کے بارے میں یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کی حدیث پر عمل کرنے سے
کے آپ کے بعد اس کے بعد اس کے کتاب کا نسخہ کے تحت یہ بھی آپ کے
میں کی حدیث میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
بابت ہے آپ کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
کے آپ کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
(المناقب از موفقی، جلد ۱، ص ۸۹)

نور فہم میں علیہ السلام فرماتے ہیں۔ شرع و ملت کے چراغ دین
موت کی روشنی میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
آپ کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
مبارک پر اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
ہم اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں

شہرہ علیہ السلام فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی اس
سنت میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
تے ہیں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے
پہلے اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے

نظر آتے ہیں ان میں سے ایک ایک بھتی یوں سر پید ہو جاتی ہے (حضرت عثمان
داؤد غزنوی ص ۱۳۶)

یہ کتاب امام غزالی صاحب کے کسی تہرے کے بعد پڑھا اور بعد میں فضائل سے
بات یہ کتاب نہایت شہری مرقے کے نام سے منظر کا نام حدیث میں یہ کتاب مرقے
بارے میں بھی مسند امامیہ کے نام سے مرقے کے قوال پیش کرتے ہیں۔
حضرت ابو حنیفہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب
شہرہ مرقے کے نام سے ہو جیسی کہ کتاب الزم نے ہے۔ ان کے حدیث کا
مقنی و تالیف میں ہے۔ (منقب ص ۳۷)

یہ کتاب حضرت ابو حنیفہ بن مبارک علیہ الرحمہ کے نام سے ایک یہ شہری
کے تالیف حدیث کا شہرہ ہے۔ اس کے نام میں یہ حدیث نہیں جاتا۔
اس کتاب کے نام سے مرقے کے نام سے فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے کتاب
المرقہ پیش نظر سے اس کے نام سے فرمایا (منقب ص ۱۸۶)

امام عثمانی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام غزالی نے اپنی تصانیف
میں سے مرقے کے نام سے فرمایا ہیں بیون فرائی میں بعد پیش نظر سے کتاب
کا نام منقب فرمایا ہے (منقب الزم میں جو امام حسین علیہ السلام ص ۱۷۷)

یہ کتاب ابو حنیفہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام نے پیش نظر
میں سے امام کے نام سے فرمایا ہیں اور دوسرے حضرات کے روایت میں ہے
اس کے علاوہ انبیاء دوسرے علماء نے آپ کو حدیث کے ذخیرہ میں شہرہ یہ اور
بہن شمس نے من فرمایا کہ وہ حدیث کی طرف مرقہ دیتے اس نے قابل یا بعد
کی بنا پر کہا (الخیرات الحسان ص ۶۶)

یہ کتاب امام ابو حنیفہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ طبع مع ہی حنفیہ
الحدیث فہم میں نے ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کی تالیف کی وہ ہم سب پر

پاس شریف روایات لینے کا رچہ تھی ولی نہیں وہ یہ کہ صحابہ سے روایت یتے ہیں
جیسا کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے سنائی میں مش

۱۔ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ سمعت اس اس مالک بقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول طلب لعمہ فرصدہ حبی
کل مسلم (تبیض الصحیفہ)

۲۔ عن یحییٰ بن یوسف عن ابی حنیفہ سمعت عبداللہ بن سبی
اوفی بقول سمعت رسول اللہ صلی علیہ وسلم من سبی اللہ مسجدا
ولہ کسف حص فطادہ سبی اللہ لہ بسا فی الحمد (اصح)

صحابہ امام سے روایت باوجود طائفہ نہایت امام کا وہاں ازبہ بن
کے بعض دوسرے محدثین حضرت امام مالک وغیرہ بھی حاصل نہیں۔

یہ چھ تالیفیں ہر مادی ثبات سے روایت یتے ہیں بنی و شان
و ثبات بن حدیث کے ثابت ہے یہاں یہاں امام کے حضرت امام
مالک سے بھی روایت کی ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر مکی نے بھی یہاں
نے (یرت النعمان ص ۵۶) یہاں حضرت امام مالک سے روایت نہیں یا
فرماتے ہیں لہذا بسبب روایتی حنیفہ عن مالک بعد حضرت امام مالک کا
حضرت امام مالک سے شہادت امام محمد سے اتنا ثابت ہے۔ امام محمد نے مالک
حدیث یتے تین مال امام مالک سے پاس ہر سے اس دوران امام مالک نے
ان سے امام اظہر کے اسماء و مقام حدیث کے یہی سبب ہے کہ آپ کی ترتیب
بروہ اس بار حدیثوں پر ”مصحح“ تروہ نہیں حدیثوں پر رس علی جن
میں چھوڑ منہ دوسو ہاشم میں چھوڑ تیرہ مقوف روایت اور دوسو پچاس
تالیفیں کے اقبال میں (مستفی شرح مصحح از شاہ ولی اللہ)

حضرت عبداللہ بن وہاب سے ہیں کہ میں نے حضرت امام مالک سے پوچھا کہ



کے شاہراہ پر ٹمٹماتی ہوئی تھیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔"

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔"

(المنقب از موفق، ص ۱۴۸ جلد ۲)

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔"

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔"

یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔ انہوں نے کہا: "یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے دل پر غم کی لہر طاری ہوئی۔"

ان کے مذہب یا اور کچھ جہاں بہ طیف کے قواسم مذہب کے اندر سے مدد ملے
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہوتے تو ہمیں پر عمل نہ ہوتے (امناقب و مناقب
 بعد از اس ۵۵) یا شروع سے ہی مہدیین و معتمدین آپ کے مخالف رہے
 پیار میں، بلکہ عامے نق و نقیض و متضاد، عقل سلیم میں روشنی میں آپ کے ساتھ فی
 مدین کا پابند رہنے، آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے رہنے و سوائے
 کیا خوب کہا ہے۔

حسد والفتی اذا الم ینالو سعيہ

فالناس اعداء له و خصوم

آپ امت محمدیہ میں خلیفہ فقیہ ہونے میں اور فتوت بغیر حدیث کے بغیر
 نہیں ہوئے اور سنت رسول اللہ علیہ السلام نے فرمادیا: لا یستقیم للحدیث
 والرای ولا یستقیم للرای الا بالحدیث فتوہ کے بغیر حدیث کی سنت کلام
 حق و حدیث کے بغیر فتوہ (فتوہ و رائے میں) اور رائے میں حدیث کا بغور
 میں مذہب اور محدثین ان وقت میں کہ وہ خود نہیں تھے ان سے آپ کے
 "ان خف" مروی ہیں۔ حدیثی پہلو حضرت امام بخاری علیہ السلام میں تھے
 ابواب ورائے کے تحت حدیث کا انداز و نیز آپ کی فتویات کا انداز و
 بیان ہے۔ محدثین و مصنف حدیث و فقہ کے پیچھے جاتے ہیں ان کے
 احکام اور رائے و فتوے کا کوئی اثر نہیں ہوتا، جو فقہاء حدیث و مذہب
 جانچتے ہیں اور پھر امام مفسر حدیث کے منہ کے نمونے میں ان کے
 باریک بین مصنف مزاج اور صاحب علم و آپ کے مذہب میں میں ایک
 نہیں آتا نیز آپ کا مذہب و تہذیبی طرز اندامیہ نے قبول یا پناہ میں نامور
 فقہان مہتمم مدین و مدید عرفا مہتمم ائمہ شامل ہیں ان مسائل میں آپ پر اہم
 لکایا جاتا ہے کہ آپ حدیث کے خلاف حکم دیتے ہیں و حدیث ان تین باتوں

حضرت ابن عباسؓ کی مخالفت سے کہ وہ سب ناسخ احادیث پر عمل کرتے ہوئے
 فتح یدین نہیں کرتے تھے۔ ان طریق تفہیم تابعین ابو اسحاق شیبانیؒ پر یہ بھی
 ۱۵۰۹ میں یہ حاکم تفسیر ابن ابی حاتم کا بھی یہی مذہب ہے انہی حقائق و روایات
 سے حضرت امام نے عمل فرمایا اور یہ بھی یہاں لکھا کہ تفسیر فتح یدین پر امام
 مالک کا عمل بھی مشہور ہے (مقدمہ ص ۱۰) نیز ان پر عمل مدینہ واصل و ملکہ کا
 بیان ہے (مدنیہ مقدمہ ص ۱۰ سے تا ترمذی ص ۱۵۵) بلکہ وہ بھی فتح یدین کا
 انداز ہے جیسا کہ ابو ہریر بن میمونؓ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر سب فقہاء تصد
 قہ بعدہ برفع یدہ فی عمر الکسوف الاولی (ترمذی ص ۱۰۱) ان کے عمل میں حضرت
 ۱۵۱۱ بعد اب اہل اندلس پر غلبہ روشن ہو گیا تھا کہ اس عمل میں حضرت
 امام نے عمل نہیں کیا ان میں تین باہر قاتلہ خلف امامت قیامت کے وقوع
 وغیرہ مسائل کتاب کا مذہب آیات و روایات کے بموجب ہے۔

نامقبول ہوگی

حضرت امام نے احادیث پر عمل نہیں کرتے ہوئے انی ترمذی علیہ السلام نے
 اس کے برعکس فتح و مسلم حدیث پر عمل کرتے ہیں مثلاً آپ تازہ ترمذیوں کی
 عبارت تہہ پاروں کے بدلے باہر قاتلہ فرماتے ہیں کہ بعد ان کے حدیث بیان کی
 کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ ترمذیوں و اشک ترمذیوں کے بدلے
 قاتلہ کرنے سے روکا ہے امام نے فرمایا یہ حدیث زید بن میمونؓ پر موقوف
 ہونے کی وجہ سے نامقبول ہے اس کے برعکس حدیث سے یہ عبارت باہر
 تھرتی ہے (فتح تقدیر بعد ۱۵۱۱ ص ۲۹۶)

خصوصیت پر مبنی ہوگی

حضرت امام اس حدیث پر عمل نہیں کرتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

فہم اس میں کس حد تک

نتیجہ فکر

مذہب ابوحنیفہ کے تمام پیروں میں یہ بات ثابت ہے کہ حدیث میں تعلیمات کا یہ سلسلہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی وہی بات قرآن و حدیث و کتاب کا یہ سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ نہیں ہے کہ آپ کی حدیث میں وہی بات ہے۔ یہ سلسلہ نہیں ہے کہ آپ کی حدیث میں وہی بات ہے۔

یہ سلسلہ الا عند الضرورة السدده وذلك اما بنظر اولیٰ فی دلائل منک للسند من الکتاب والسند والقصہ الصحیحہ فان لم یجد دلیلاً فسد حسد مسکونا عند علی مطوف بہ جامع ابجد العبدہ سہمہ مقلین نہیں کہتے کہ شدید ضرورت ہے وقت اور مصلحت میں کتاب میں نہ ملے تو اس کے خلاف کتاب کی تصانیف سے تلاش کرتے ہیں۔ ان میں نہ ملے تو اس کے خلاف اس کے ہونے کے وقت مشرتہ میں بنا یہ قیاس کرتے ہیں (میرزا ان شیعہ کی سلسلہ) نیز فرماتے ہیں وہی پابندی ہے۔ وہی قیاس ہے۔ میں قیاس پر فتویٰ دینا میں تو شریعت کی دستاویز (خیرات) میں باقی رہی تاہم میں بات تو آپ فرماتے ہیں فقہم رجال ورجال ورجال ہیں وہی مرد ہیں اور ہم فقہم میں فتویٰ دینا میں وہی پابندی ہے ہمیں یہی حق ہے۔

خاتمہ ابوحنیفہ علی ابن زمامی فرماتے ہیں کہ احباب ابوحنیفہ اس پر متفق ہیں کہ مذہب ابوحنیفہ میں ان صعب الحدیث اولیٰ عدہ من الفاس والہویٰ ضعیف حدیث بھی قیاس اور رائے سے بہتہ ہے (مناقب الامام ابوحنیفہ ص ۲۱) شرع مسلم ہونا ہی فرماتے ہیں۔ حدیث مرسل کے بارے میں امام ابوحنیفہ و امام احمد و غیرہ کا مذہب ہے کہ اسے بطور دلیل پیش کیا جا

آخر میں غوث احمد رحیمین شیخ مجاہدین میدانِ حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ کا
رشتہ نقل کیا جاتا ہے۔

آپ مصلحِ مدیث و مہند حدیث کی صریح متابعت سے شایانِ بابت ہیں
اور مدنی کے پافوقیت دیتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حال نہیں ہو جو اس
کے آپ کے جنہیں آپ صاحبِ رے قرار دیتے ہیں اور ایسے الفاظ بیون
تے ہیں جن سے بے بسی کا اظہار ہوتا ہے۔ مہند امام کے زہد و تقویٰ اور
علم و دین کا سہمِ حق ہے۔ چند ناقصوں نے چند حدیثوں کو مرثیہ یا اور
شریعت و انہی میں محسوس کرتے ہیں اور ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن کا
نہیں علم نہیں ان کی مثال پتھر کے پیلے کی طرح ہے اور وہ پتھر کو اپنی زمین
و رتہ و نہایت ہے (کتاب ۱۵، صفحہ ۲)

اہم مضمون اور سچ سچ

مدنی کے تلمیذ کے بیان سے یہ نکل جاتی ہے کہ صاحبِ کتاب نے امام
احمد کی روایات کو مزین کیا ہے یہ صاحبِ کتاب نے آپ سے روایت کی ہے
میں بے نیازی کا مظاہرہ کیا ہے اور قور صاحبِ مشہور نے بھی ان کی روایت
کی طرف مدنی کی توجہ نہیں دی تھی اس پر شہدائی کے یہ سب یہ کہ وہ امام
احمد کے مضمون کے چاہتا ہے اس سلسلہ میں صاحبِ کتاب کی بیہوشی بھی تھی کہ وہ
شافعی امام کے لئے ان کے تات اپنا محسوس ذوق رکھتے تھے۔ صاحبِ مشہور بھی
شافعی تھے لیکن ان دونوں کی امید میں بہت سے مدنی شیوخ موجود ہیں امام
بخاری علیہ الرحمہ کے مشہور تلامذہ حضرت علی بن ابراہیم اور عبد الرزاق بن یحیٰ
امام مضمون کے اصل تلامذہ میں سے تھے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ کی سچائی کا یہ بھی
اعتراف ہے کہ انہوں نے اس میں ہائیکل مثالیاث روایت کی ہیں مدنی ایسی
روایت جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور راوی کے درمیان تین واسطے

نہوں اور ان روایات میں سے پیارہ روایات صرف حضرت امام علی بن ابیہریم
علیہ السلام نے ہی ہیں وہ امام بخاری علیہ السلام کو علی ترین سند حضور امام اٹھم
سے فیض سے حاصل ہوئی یہاں یہ بھی عرض کروں کہ امام مالک علیہ السلام کی روایت
وہ بات ثنایات میں آئی جو اسکی سند تو علی علیہ السلام اور امام علی سے ہیں وہ
وہاں ہیں امام اٹھم کی روایت میں وہاں ہیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور وہی سے ہیں یہ وہاں سے یہ امام اٹھم کی روایت میں آئی ہے جو علی علیہ السلام سے
حضرت نے جسک فضل اللہ بوسلہ میں مسلمان مغیث میں امام شافعی نے

بھی اس پر بحث فرمائی۔

امام اٹھم کے ناموں میں امام محمد بن ابی ثیبی علیہ السلام ہیں۔ امام محمد
سے امام شافعی نے تصانیف کیا۔ فرماتے ہیں۔ اصل الناس علی فی العقبہ
محمد بن الحسن یعنی امام ہیں مگر پر سب سے بہتر امام محمد بن ابی
ہاں ہے۔ امام بن ابی ہریرہ (س ۱۶۶) امام شافعی کے شاگرد و رشید حضرت امام احمد
بن حنبل علیہ السلام سے اتنا فرق ہے کہ امام احمد بن حنبل علیہ السلام
امام کے ناموں میں امام بن ابی ہریرہ علیہ السلام نے ان کو سے تلمذ کیا
یا نہ کہ امام بن ابی ہریرہ سے ہیں (تہذیب الہندیہ جلد ۱۲ س ۲) امام
تلمذ علیہ السلام نے امام بن ابی ہریرہ سے تصانیف کیا (تذکرہ ابن خلدون س ۲۵۵)
امام بن ابی ہریرہ کی سلسلۃ الذہب سے بندھے ہوئے ہیں جس میں
امام اٹھم کا فیضان ہو رہا ہے۔ کاش وہ اس طرح بھی پہنچتے کہ
جس سے تلامذہ کی شہرت و منہت کا یہ امام ہے اس استقامت علی امام و اللہ اور
مقتدا اس ارفع کی شہرت و منہت کا یہ عالم ہوگا۔

تعارف مسانید

امام اٹھم نے اپنے شیوخ سے احادیث مبارکہ کو روایت کیا تو انہوں نے

آپ نے شیخ کی مرہیات + ملک الشہر ریاس طرح مرہیات سے ملک
الک کے اجوا میں آئے۔ وہ کئے مندرجہ ذیل دیدہ تہائی کوشش سے اہل علم
تک پہنچے۔

لفظ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن زکی بن فطر ابو القاسم بن محمد بن فطر ابو زبیر بن
محمد بن امیر بن فطر ابو محمد بن عبداللہ اسلمی بن شیخ ابو محمد بن عبداللہ بن
اسلمی بن امام ابو محمد بن محمد بن عبدی بن محمد بن فطر بن زبیر بن فطر بن
عمر بن زبیر بن فطر بن محمد بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن
اسلمی بن امام محمد بن زبیر بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن
اسلمی بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن
ابو محمد بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن محمد بن فطر بن
کاوش کی وجہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”میں نے ملک شہر میں بعض جہوں + جہت ہوئے نہ نہ حضرت امام
اعظم کی روایت حدیث میں یہ تاق نے امام شافعی کی سند امام مالک کی
میں اور امام احمد کی سند کا ہوا ہے حضرت امام اعظم کی شان میں کتابی
یہ نر نی کی مذہبی قیمت نے ہوش مارا کہ میں حضرت امام اعظم کی پندہ
مناہد + یہ مندی سعادت میں ترتیب میں چنانچہ میں نے ہدایوں پر قوی
کرتے ہوئے ابواب افتہ + مانتے رہ کر مندرجہ ترتیب کی تاکہ جہاں شہروں کا
وزیر ہو رہا ہے اس مندرجہ مقدمہ میں امام نواری حایہ الزمہ نے حضرت
امام اعظم کی شان میں یہ خوب لکھا ہے کہ۔

”اجتہاد میں تمام علماء کرام نے پیش قدمہ اتفاق میں سب سے پایہ
ہدایت میں سب سے واضح طریقے میں سب سے درست امام مندرجہ حدہ
امام ابو حنیفہ العمان بن ثابت ہیں۔ انہوں نے شریعت مطہرہ کے رخ روشن سے

[illegible]

۲۔ یہ باتیں تائید سے ملانے والے اس روایت پر بھی قابلِ قلم نہیں۔

ضروری ہے ایک یا دو شخص نہیں۔

۴- این روش به دلیل اینکه نیاز به تجهیزات و مواد کمی دارد و در زمان کوتاهی می‌تواند انجام شود، برای مصارف خانگی و آزمایشگاهی مناسب است.

حدیث سے روئے کی طرف سے منکرانہ روایتیں ہوتی ہیں، مگر
تفہیم کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ جب یہ سائنس دان آیت پرزینیاتی یا اس سے علم حاصل نہیں کر سکتی۔

۷۔ خبر صدقہ آن کے خلاف یہ تو نہ مقبول ہو۔

۸۔ خیر و احسانت شہرے نصف بہتو نہ مقبول ہو۔

۹۔ یت و محرم روایات میں محرم کو ترجیح ہوگی۔

۱۰۔ ایک واقعہ کے بارے میں ایک راوی احمد زائدہ بیان کرتا ہے اور اس کی روایت ابن ماجہ نے بھی منقول کی ہے۔
 ۱۱۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

۱۲۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

۱۳۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

۱۴۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

۱۵۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

۱۶۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

(ص ۸۸)

۱۷۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں نے اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم اپنے علم کے مطابق ہی فتویٰ دینا اور اس کے خلاف کسی کو نہ ماننا۔

عالمگیر پذیرائی

امام ابوحنیفہؒ کے مکتب میں فکر و تدبیر کی ہمہ گیر اور عاقبت و فلاحیت کی باوقار جہت نظر پاتی ہے۔ بقتاب یا یہ ہے قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے پورا کاوش و اجتہاد آپ کی ہیں جنہوں نے اسلام کے فطری اور حقیقی ثمرات سے اہل بھان و ممالک یا آپ کا مکتب آپ کی زندگی میں بہت مقبول ہو گیا تھا آپ کی وفات کے بعد آپ کے فضیلت مآب تلامذہ نے اس کی حاضری

پہنچ کر شامت کی اور باؤں پر بیٹھ کر وہاں پر کھانا کھا کر شامت تک پہنچ گیا (تفہیم الفقہ، ص ۸۱)

حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

”یقیناً آپ عالمِ عالم کا سب سے بڑا شریعت کے علم کے حامل تھے آپ پر یہ فرض تھا کہ آپ کی قدر و منزلت ان کے بہت بلند ہے یہ حقیقی آقا کی قدر و اہلی و غیر اہل ان حضرات کے مقیدوں کا ہونا ہے ان حضرات میں یونہی نہ رہے کہ آپ ان کے پاس و صاف ہیں و شہادہتوں نے آپ کے فرائض و تمام اوصافِ عالم میں نمایاں کیے آپ کا علم تمام لوگوں پر چھایا ہوا ہے جس میں کوئی راز نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ نے اس علم کو ان حضرات پر نہ دیا ہوتا آپ کی رائے پر آج تک عمل کیا جا رہا ہے بات کی بات ہے۔ آپ کا مذہب باطل درست ہے (تکذیبِ ائمہ) اس کے امام جتے ہیں۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کے جذبات کی عکاسی کی ہے۔

• میں نے ان لوگوں کو آپ کی بات پر پکارا ہے۔

حسبی من الخیرات ما عذرته

یوم القیامہ فی رضی الرحمن

دین النبی محمد خیر الوری

ثم اعتقادی مذهب النعمان

نعم و ہاں یہ ہیں میں نے جو تیار ہیں

تاکہ مجھ سے راضی ہو جائے ملکِ یومِ دین

میرے دامن میں جو دین شہادتیں و جان ہے

میرے دل میں اعتقادِ مذہبِ نعمان ہے

آپ کے پاس سے معاملہ مایا تھم نہ کر رہا تھا۔

کس سے اٹھتے ہیں یہ صدے ہدم

ان سے جاتے ہی فک و غم پڑ

آپ کا مزہ پونہ لائے ان میں سے حضرت بن ہریرہ یہ سزا فاعلات ہیں۔

بن ہریرہ آپ کی قبر پر نماز کی زیارت یہ سزا فاعلات ہیں۔

ان میں سے آپ کے پاس جا کر اپنی دعا مانگنے کے لیے آپ کی زیارت کیا کرتے

و یہ کہتے ہیں کہ اپنی دعا مانگتی دیکھتے ہیں ان میں سے سزا فاعلات ہیں

میں۔ آپ کے مرنے کے بعد میں بخاری کی قبر پر ان سے زیارت کرتے رہے

یہ جانتا ہوں۔ جب نے زیارت کریش ہوئے میں اور حضرت نماز کے وقت میں اور

ان کی قبر کے پاس دعاؤں سے قبا کرتا ہوں تو میری دعا بہت عمل ہوتی ہے۔

(الخیرات الحسان، فصل ۳۵)



نے قرار دیا کہ اللہ کے وہ بولی عبادت کے اہل نہیں اور آپ خدا کے رسول
میں انصاف رکھنے والی ہے۔ اللہ نے فرمایا الحمد لله الذی تقدسی نسبتہ
من لہار تمام تعریف خدا کی جس نے میرے وسیلے سے ایک انسان کو آپ
سے بچایا۔ (ایضاً)

اشارات

ان آیات نے انصاف کا یہ تصور دیا ہے کہ یہاں کے مفسرین میں
کے تو اس لائق کے بارے میں فرمایا وہ وہاں سے بعد میں اس کی تفسیر میں
گئی۔

اس کا وہاں کے وہاں میں ہے عرفان کے وہاں میں کی تفسیر
فیضیت کا وہاں کے وہاں میں ہے۔ ان کے وہاں کے وہاں
محیط وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
حیات کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
حالات کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
بے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
اتنے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
بے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
نہایت قابل دید ہے۔

- (۱) یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
 - (۲) یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
 - (۳) یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
- یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں
یہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں کے وہاں

میں چہ آپ نے فرمایا ان چیزوں کو اللہ ہی جانتا ہے کہ قیمت کب آئے گی یا نہیں
 کب وہی عمرات سے مرگیں یا نہ مل سکیں یا مرے گا اور انسان اس جگہ
 مرے گا اور اللہ جانتا ہے اور خبر رکھتا ہے اس نے کہا آپ نے حق فرمایا چہ وہ
 وہیں پہنچے یا نہ پہنچیں اس کی عقلی حد ہے مگر نے فرمایا فرمایا ان آدمیوں کو ان سے
 شکایت نہ کی کہ وہ نہیں سمجھتے کہ آیا اللہ نے آخرت میں اس کی عقلی حد ہے مگر
 اسے عقل کی قوت ہے یا نہیں یہ جانتا ہے اللہ جانتا ہے جو عقلی حد میں
 باتیں ہیں ان سے آگے عقلی حد میں نہیں ہے اس سے کہ وہ عقلی حد میں نہ ہو
 میں آئے ان چیزوں پر (مسند امام احمد باب ۱۱)

اشارات

اس وقت مہاراجہ بن مہاراجے کی میت دیوتی تھی۔ یہ میت بت
مشہور ہے کہ اس کے بعد ہنگامے کے ساتھ میں تھیں لیکن متعلقہ
اس سے معلوم ہوا کہ۔

مختار میں ہیں۔ ان کے پاس بڑی زمینیں آباد ہیں تو انی کمیت میں
 میں فرق نہیں آتا۔ ویسا ہی ہے کہ رعیت کی خدمت میں یہ آس اور پانی۔ وہ اس کا
 انتظام میں بغاوت کے قاتلوں پر اسے بھی جہیل این "بڑا احسان" کے لقب
 سے یاد کیا ہے۔ یہی عقیدہ غلام اور مہسٹری مدد کو عید و عمر کے بارے میں
 مصداق ہے۔ یہاں اتنا ہے۔ غلام نہ رہتی ہیں اور بڑا بھی یگانہ یاد رہے۔

وہ نور ایسے - نوریوں میں مثال ان کی میل، پشیم

شرابی یہ کہ بزمِ امہان میں کولی ان کا ہاتھ نہیں ہے

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شارح بن آراء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب
بریم و نواز پنی رحمت و قدرت سے محمدؐ کے خزانے کیے ہیں۔ حضور اللہ جل جلالہ
نے عباد کی اور کے متعلق نہیں یہ نہ کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ ایمان

علمہ حسیاتی بابت قیامت کا غمناک اثر کا غمناک ہمارا غمناک ہے۔
 ہے مٹی نہیں جانتا کہ مٹی ہاں ملے یا لٹاں ملے اور مٹی میں بدھ ہے کاب
 شب نہ ہائے (عمرہ تھان - آیت ۳۳)

[illegible]

قیامت کا علم

رُکے بارے میں مباحث و بات چیت میں نہ یہ قیامت کا ظم
 قرآن میں نہیں ہے نہ اس میں عاقبت نہیں ہے۔ یہ ہدایت قرآنی کا نام
 ہے۔ یہ تعذبات و عذاب کے ثابت ہے مثلاً لا رطب ولا ناس الا فی
 کتاب من ربنا کا بیان قرآن میں مذکور ہے۔ تنبیہ الکل منی ان
 میں نہ پیو نہ کھو۔ یہ جواب ثابت میں ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو علم
 قرآن میں یہ ہے کہ عذاب۔ قیامت کا علم قرآن میں ہے اور علم قرآن و
 بات چیت وہ اس سے امام مومن علیہ السلام فرماتے ہیں۔ قسم بحرح سبنا علیہ
 السلام حتی اطلعه اللہ علی جمیع المغیبات ومن حملتها الساعہ
 ہمارے نبی علیہ السلام دیتے اس وقت تک تشریف نہ لے گئے جب تک اللہ

نے تمام غیروں سے بائیں نہ کیا قیامت میت (تائیدِ حاکمی)

شیریں بخاری راقیہ قطبی عیہ الزمرہ فرماتے ہیں۔ لا یعلم متی تقوم الساعة الا الله و لا من رخصی من رسول فانه بطعه عسی و الونی الساع لدر حده عندہ الی نہیں جانتا۔ قیامت کب آئے گی مگر اللہ جانتا ہے اور اس سے پندیدہ وہاں جانتے ہیں کہ اللہ ان کو اپنے غیب پر اطلاع دیتا ہے اور ان سے ان کا حال من و موافق معلوم ہوتا ہے (ارشادِ بخاری شیریں بخاری کتاب غیب) مگر یہاں راقیہ قطبی عیہ الزمرہ فرماتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی وغیرہ نے بھی اسی پر اتفاق فرمایا ہے۔

اب شہرستان ائمہ میں عیہ الزمرہ حدیث مبارکہ بخاری میں جاتی ہیں۔

لا یفہد السعد لا فی ہذہ لجمعة قیامت بعد کے مرقوم میں
(مشکوٰۃ باب الجمعہ)

عجب اما و اساعہ نہیں ہر مرقوم قیامت آپس میں آئے ہوئے ہیں
جیسے یہ انگلیاں (ایضاً)

کہ کہ ہمساکوں، ہمساحوں کس قسم کے نہیں ہوئے پچا اور ہوساں
کی زبان (مشہور مشہور بہرہ رسانی)

مبارک ہمساکوں میں مقدمہ الی ہذہ مقدمہ انصاف نے قیامت تک
نہیں کی زبان کے الی (ان کی ہر علم مشہور باب انصاف)

و حبرہ عن ہذہ، فحق حتی دخل اهل الحیدہ صارت لہم و اهل النار
صارت لہم انصاف نے ہمیں بتائے تعلق سے ہر جہتوں اور جہتوں کے اپنے
مقام میں نقل ہوئے تک نہ کی (بخاری کتاب ہر اخلق)

فحق الی کل سب و عرفہ میرے ہر چیز روشن ہوئی اور میں
نے اسے پہچان لیا (مشہور باب مبارکہ ترمذی) وہی ہے کہ قیامت تک

ان کی حدیثیں ہیں کہ یہ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی علیہ السلام
والہ من بشارت نبی (اور یہ سنہائیت) جب حضور مراد مسیحی اندھن
علیہ وسلم کا نور مبارک پیدا ہونے سے شمع نور میں نور افروز ہو تو وہ فرماتی ہیں۔

میں نے جب مدینہ منورہ میں تھے تو میں نے اپنے پاس سے اپنے والدین کو
اس کے بارے میں کہنے کے لئے بلوایا تو میں نے انہیں اس کے بارے میں کہنے
پر آمادہ کیا۔ اس وقت وہ مراد میں تھے کہ یہ وہاں ہے جہاں اس ۱۱۰۰
جوزی طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۹۸)

یہ ہے پاس سے اپنے والدین کو آپ اس نے فرمایا کہ اب اس کی حدیث وہاں سے
اس کا نام رکھنا قدرت و اہل میں اس کا نام رکھنا۔ رشتہ و تعلق اس کے
سے اس کی تعریف کریں گے (یہ تہذیب بعد اس ۱۰۶)

شعر مسیحی اندھن علیہ وسلم کی حدیث ہمارے پاس سے اپنے آپ سے
ہو گئی ہے۔ اس میں اس کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیثی آئیں کہ
میں نے اس حدیث کا بیان کیا ہے کہ یہ آپ سے ہے کہ یہ تعریف ہے
تو اس نے فاشتم میں نہیں ہوئی کہ اس حدیث میں ہے کہ یہ وہاں ہے
اس حدیث میں اس حدیث کے بارے میں یہ حدیث کے تمام اندھن مسیحی اندھن
تو علیہ وسلم کا نور مبارک اس حدیث کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے
وہو حدیث میں اس حدیث کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے
تھے۔ مشرق کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے
مکہ کی حدیث مبارک اس حدیث کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے بارے میں ہے کہ وہ اس حدیث کے
مراد میں تھے کہ یہ وہاں ہے (الحمد للہ رب العالمین بعد اس ۱۰۷)
نور مراد مسیحی اندھن علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث میں اس حدیث کی
بشارت و اپنی حدیث کا جواب ہوا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اس حدیث کے

ایک نہ نکالے اس سے شرم سے کھل پھٹا ہے (یہ آیت رسول کریمؐ کے بعد لکھی گئی ہے) (سورہ ابراہیم) اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسینؑ کی بشارت دی (مشہور باب فضائل اہل بیت) حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے جانشینوں میں (ابوہریرہؓ کا جانشین) ابوبکرؓ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تم ہمارے موجود ہونے کے بارے میں فرشتہ پر باتیں کرتے اس کا مثل اس کی موت اس کا رزق اس کی معاشیات یا شقاوت چہ اس میں ہوں یا وہی ہوں ہے (مشہور کتاب الایمان) یہ علم اللہ تعالیٰ سے فاضل ہے و یہ علم ہے کہ اس بات سے بیزار امام بیٹوں نے ہی (روشن ظہیر شرح جامع تفسیر امام بیٹوں اور میں یہ آیات تہی بن پے ہیں جن سے تم ہمارے سر پرستار و مفضل ہو جاؤ گے و یا اسلام نے اس ماضی میں سے ممکن ہونے کی بات کی ہے کہ اس ماضی کا ماضی کے بیان سے امام کا ماضی ہے و یہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے کہ وہ رسول صدق صمد فیلا اور اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کی بات پائی و ان کے احکام و قیام ہے۔

مستقبل کا علم

اس کا تعلق ذاتی عمر نہ لگائی ہی و معلوم ہے کہ اس میں ماضی و مستقبل کی قیادت نہیں و اس کے لیے یا بھی ہے جس پر قرآن و حدیث اور آثار و روایات کے شواہد ہیں کہ باطلت میں قرآن پاک میں ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے یوسفؑ یہ تو اب اپنے بھائیوں پرانے نہ صرف وہ تھا کہ ساتھ ہوئی چاہیں (سورہ یوسف آیت ۷) اللہ تعالیٰ جسے اپنی نبوت میں نہیں لے گا اور تجھے باتوں کا انجمن ہے ہا و ساتھ اپنی نعمت تمام ہے ہا (سورہ یوسف آیت ۶) میں و زمانوں کے ولی جیسا کہ ہا جائے (سورہ یوسف آیت ۱۳)

تہذیب اتہذیب اور اہل مذہب ابو نعیم میں بھی یہ روایت ہے۔

حضرت علی نے شہادت حسین کی جگہ پہنچ کر فرمایا یہاں ان کے اہل بیت
ہیں ان کے یہاں ان کے باپ کے بیٹے ہیں ان کے نواسے ہیں ان کے
بھائی ہیں ان کے بھائی ہیں ان کے بھائی ہیں ان کے بھائی ہیں ان کے بھائی ہیں
(نور العیون ص ۱۵۵)

اس میں قیاس بھی حضرت عثمان غنی نے فرمایا تم لوگوں کے رسول اور
پیغمبر کے اور ان کے دشمنوں کے ایک گروہ کے (تاریخ ہندی جلد ۲ ص ۲۲۵)
پہنچ کر وہاں میں شہید ہوئے مزید یہ کہ حدیث میں بھی ہے کہ
حق نے فاشقیوں کے لئے انہیں کام کا رکھے ہیں مثلاً ہارث بن عمار بن قریظ
صاحب دارم میں سعد بن مسعود بن ہاشم بن عبد مناف کی تائید قرآنی آیت
”الصدقات اھلہا“ کے حق ہوئی ہے اب ظاہر ہے ان باقر کا فاشقوں کا حکم
بجائے کہ وہ ان کے باپ دیتے ہیں یہی حکم ان کی یا علی کے حق میں مانا گیا
جائے تو کیا ہوتا ہے۔

حاصل بحث

اصل آپ کے سامنے ہیں ایسا آیت ہے کہ جو منکر ہے و صرف حد
حق پر ہے اور وہی مقتدا آیت و احادیث اور تفسیریں کے شریک ہے
ہے کہ جو منکر ہے و اللہ تعالیٰ کے بندے بھی جانتے ہیں۔ اب ایسا با شعور قرآنی و
نبوی فیصلہ دینا ہے کہ حد حق و واقعی صورت پر جانتا ہے ان کے بندے
ان کی عزت کے جانتے ہیں تاکہ ان تمام آیات و احادیث کا اس آیت
کے تصور پر ہو جائے، ایسے ایسا آیت کو مانا اور باقی آیات و احادیث کا انکار
نہیں کہ انصاف کے حاملہ سامعی نے یہ خوب فرمایا ہے۔

ان اہل حق و عین آپ کے انہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے بتانے کے حق بندے

بتائے میں ذرا جھل نہیں رتا۔ (تفسیر عثمانی) بلکہ اس بات سے دلیل کی حاجت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو حید کا قیاب کیا جاتا ہے۔ تمہارے ہیں کہ اہل توحید میں تو حید کا نام شامل ہے۔ ہندوؤں میں بھی ذرے ذرے کا قیاب معلوم ہونا چاہیے۔
اس حدیث کے بعد مسند امام اعظم نے پانچ قیاب کی باتیں نقل کیں ہیں۔ ایمان و ایمان کے بعد یہ صحرا و ایمان ایمان کا تازہ کریں۔

قدریوں کی خبر

امام اعظم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیاب (یہ تقدیر سے منقطع ہیں) اس امت کے لوگوں میں اور یہاں سے رات نہ پائے والے ہیں (مسند امام اعظم باب ۱۰)

امام اعظم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیاب (یہ تقدیر سے منقطع ہیں) اس امت کے لوگوں میں اور یہاں سے رات نہ پائے والے ہیں (مسند امام اعظم باب ۱۰)

یہی روایت حضرت امام اعظمؒ نے اوسط حدیث نافع تابعی سے بھی نقل کی ہے۔

امام اعظمؒ نے عاقلہ سے انہوں نے حضرت ابن بربیدہ سے روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیاب (یہ تقدیر سے منقطع ہیں) اس امت کے لوگوں میں اور یہاں سے رات نہ پائے والے ہیں (مسند امام اعظمؒ باب ۱۰)

بات کرنے سے منع نہ کیا ہو (ایضاً)

اشارات

ان روایات سے معلوم ہوا کہ مجلس حضرات جو حضرت امام پر یہ فتویٰ دیا
مقتضی حمایت کا انضمام کرتے ہیں تو زیادتی کرتے ہیں آپ تو ان کی تائید میں
وارد ہونے والی حدیث کو نقل کرتے ہیں ان سے بطل ہوئے اور اپنے کامل
الایمان ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔

جو ائمہ حق کے دشمن اور ان کے محبوب سنی ائمہ حق علیہ السلام کے باغی
ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی میل ہوں حرام ہے قرآن حکیم نے فرمایا ہے ہر قوم
میں سے ان کے ساتھ محبت کرے وہ ان میں سے ہے۔
علم مند۔ میں سے ایک علم ہے کہ کوئی کلمہ یا مانے کا اس کی دشمنی کا
نہ ہے۔

راضی و نادمی کے درمیان مضمحل سنی ائمہ حق علیہ السلام کی عداوت سے
رہنے والی دھماکے اور انقلاب کے سروروش تھیں۔

قوم لوط کی خبر

امام اہل سنت نے حضرت امام سے انہوں نے حضرت یوحنا سے انہوں
نے حضرت مسیحی سے روایت کی۔ مضمحل سنی ائمہ حق علیہ السلام کے پیچھے رہ
قوم لوط میں یا بری بات تھی کہ اپنی منکھوں میں باہر آتی تھی۔ مضمحل سنی ائمہ حق
علیہ السلام نے فرمایا وہ لوگ دوسروں پر گھریں اور گھریں پھینک رہے تھے اور
مافوق کا مذاق اڑاتے تھے (مند امام اہل سنت کی روشنی میں)

اشارات

ان روایات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام مضمحل سنی ائمہ حق علیہ السلام سے
دور غیبیہ سے متعلق سوال یا کرتے تھے گویا انہیں یقین ہوتا تھا کہ مضمحل سنی ائمہ

اے جان کے ناموں میں وہ ہے پھر شیعہ مذہب میں امدادی عیہ و امن
 شہادت کے عذاب کے کالے کا پھر وہ نہایت میں ابتدا سے بائیں سے مر
 ان و زنت میں ہاے و انقیان و انقیان میں سے وہ فیہ و انقیان کا
 یہ ہاے و انقیان کا یہ نہایت ہے۔ ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 سے یہ نہایت ہاے و انقیان (ہاے و انقیان) شہادت میں و ہاے و انقیان
 نامے کا (ایضا)

ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 نے قوم میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 انہوں نے ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 سلی امدادی و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 و اهل العظام و اهل العلماء اهل باطل و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 خون کیا۔ (ایضا)

اشارات

نہایت سے ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 قیمت کے ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 ان کے ایک ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 ان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 تے ہیں یہ ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 ہے۔ نہایت میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان
 ص ۳۳۰ جلد ۱)

شہادت برفق ہے و منکم من دون اللہ من ولی ولا منفع من
 آیت میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان میں ہاے و انقیان

ابن سبا کی خبر

اور اہل حق نے حضرت سدرت سے انہوں نے جو ان کے لیے ولایت دی۔
انہوں نے کہا۔ ہمیں ان قوموں میں سے تو انہوں نے عہدہ بانی سے یہ
نہیں بتائی کہ ہمیں یہ سدرت بھی ہے پس اسے حضرت علی نے پوپا
قرآن کے اپنا نام دیا۔ یہ آپ نے فرمایا یہ سدرتوں میں سے ہے جس پر
سورہ کتاب ہے۔ ان قوموں میں سے انہیں میں پس ان کے
بات سے وہ آپ نے فرمایا۔ قواعد قوموں میں کتاب و احکام و احکام
نہیں بتائیں کہ یہ کتاب ہے اور یہ ہیں قواعد و احکام و احکام و احکام
المد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقول من مدی اللہ بعد رسول کذا
و کذا منہم بیان میں کہ رسول اللہ قرآن علیہ وسلم نے فرمایا۔
قیمت کے پتے تین سو سے ہوں کہ وہ تو ان قوموں میں سے یہ ہے
(مسند امام اعظم کتاب الفتن)

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامت تک
 دنیاویہ فتنوں سے بچنے اور ان سے شر طلم سے بچنے کے لئے حضرت
 علی المرتضیٰ کو بھی اس کی خبر ہے۔

مذہبہ میں باقیات میں یہودی تھا اس نے امام کا ہاتھ دھو کر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف ایسا کریا کیا کہ ان کے نتیجے میں
امام کو یہ تکلیف پہنچی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا صدمہ اٹھانا پڑا۔
ان کے بارے میں روایت ہے کہ ان کو مرنا سے پہلے محبت اہل بیت کا ہونے پر یہ
ورن میں گمراہ کن عقیدہ کی شاعت شروع کر دی مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں غور و فکر کرنا ضروری ہے (یہاں نہ ہوگا) (یہاں باب ۱۹)

شانِ حمزہؑ

یہ مسئلہ حضرت امام نے انہوں نے حضرت ابو ایوب بن مہار سے
سنا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا قیامت کے دن تمہارے
رہے حضرت ابی طالبؑ کے لئے جو کچھ ہے وہ اس کے لئے اور تمہارے لئے
ہوگا۔ (یہاں نہ ہوگا) (یہاں باب ۱۸)

اشارات

یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
قیامت کے دن تمہارے لئے ہوگا۔ (یہاں نہ ہوگا) (یہاں باب ۱۸)
یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
اس کو جانتے ہیں۔

یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
دلیل ہے۔

یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے

امت کا شرف

یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے
یہ بات ہے کہ حضرت امام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے لئے

اشارات

یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر

خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

خدا میں رحمت ہے اس کے دشمنوں کی رحمت ہے

جنت کے پھل

یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔
یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔
یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔

کافر اور مومن کا کھانا

یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔
یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔
یہ توحید مقرر کرنے کی صورت میں اس کا نعرہ ہے
غیب اللہ میں یہ توحید مقرر کرنے کا نعرہ ہے۔

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں
یہ دنیا کی سب باتیں ہیں۔ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں
یہ دنیا کی سب باتیں ہیں۔ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں
یہ دنیا کی سب باتیں ہیں۔ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں
یہ دنیا کی سب باتیں ہیں۔ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں
یہ دنیا کی سب باتیں ہیں۔ کافر میں بھی دنیا کی سب باتیں ہیں۔

میں تنبیہ جانتے ہیں کہ انہیں غیب ہے کما قال درست النار فلم ارمطرا
کأنود قط اقصع رواد البحاری فرمایا مجھے اور ان صحابی کی اور میں نے ایسا
خوفناک منظر نہیں دیکھا۔

حضرت سید الدتوی مدظلہ واپس اپنی امت سے تشریف لے گئے۔ پھر اپنی امت
سے اتنے ہی عید ملیں کہ امت پر ہم مہمان یزید و ثعلبہ قتل کر دیتے ہیں کہ یہ
نبیال نے اس حسب حدیث کے بارے میں ان کے مت قہمت نمود انصہر
سے اہل بیت پر تلوار چلی سہارے بد و دشمن و بیابان شہید کیا۔ مذات معہ و
ان شامی جمعہ تھیں، انصہر کے شہادت کی برکت کو پاہاں کیا۔ بعد نبوی
میں سہارے باندھے اہل مدینہ کے گروہوں کو اپنے اہل بیت کی طرف پھیر دیا۔
پھر یہاں شریفی نے اس کے ساتھ نبوی۔ یہ سب اس اور وقتوں کی
رند و خرابی کے چارے وہ اب بھی جانتے ہیں کہ انہیں انصاف ہے۔
ان کے ساتھ یہ وہ انصہر و مدظلہ ہے۔

دنیا کے زخم خوردہ

ماہنامہ علم کے ستارے عبد الرحمن کے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت
کی کہ حضرت سید الدتوی مدظلہ نے فرمایا وہاں پر ایک دور آئے گا کہ وہ قبروں
و شہادت کے آئیں اور جاہلیں کے درن پر پیٹ رہو رہیں گے کاش کہ اس
سبب قبریں بدلہ ہوتے انصہر کے عرض کی اس میں مہربان ہوئی فرمایا دنیا کی ترقی
بلاؤں اور فتنوں کی بہتات (ایضاً)

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سید الدتوی مدظلہ واپس اپنی امت سے
اور انہیں جانتے ہیں کہ انہیں جان کل یا مائے کی۔

ان باتوں کی روایت کی آمادہ بن جائے فتنے بارش کی سرس برائیں
 کے زمانہ میں زندگی کے موت میدان کا مڑا ہوئی کوئی

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے

ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

وہاں جہان کی بات میں یہ بات ہے وہاں توئی کسب کے لئے
 شہر کے اور موت کی یہ فتنے اس کے اور کے لئے اور کسب کے لئے
 ہیں۔ **سیدنا محمد بن علی علیہ السلام والآخرہ**

امام عادل کی رفعت

امام محمد نے حضرت علیہ نے انہوں نے حضرت امیر معاویہ کی
 روایت کی کہ وہ سبھی صحابہ علیہ وسلم نے فہم میں ارفع کسب بود لخصہ
 عدم عدول بل انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

امام محمد نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 ہر ایک کے انہوں نے اپنے باپ نے روایت کی کہ وہ سبھی صحابہ علیہ وسلم
 نے فہم میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 حق انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

اشارات

ان روایت کے معلوم ہوا کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 روایتیں اور تمام اماموں کے امام ہیں۔ ہذا سب سے بلند مرتبہ ہی انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

نے پوچھا ہے تیرے رب میں سے وہ جتنا ہے سدا فشتہ پوچھتا ہے تیرے نبی میں ہے
وہ جتنا ہے کمال علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فشتہ پوچھتا ہے تیرے امین یا ہے وہ جتنا ہے
کمال پھر اس کی قبر شامہ کی باقی ہے اور اسے اس کا مقصد ثابت نہیں ہوا
باتا ہے کہ جب وہ فدا ہو گا فشتہ اس کی پوچھتا ہے تیرے رب میں سے وہ
ایک جہ کے ہونے کی وجہ سے جتنا ہے۔ انہوں نے مجھے نہیں معلوم فشتہ کی پوچھتا
نے تیرے نبی میں ہے وہ جتنا ہے اس کے انہوں میں نہیں باتا فشتہ اس سے پھر
پوچھتا ہے تیرے امین یا ہے وہ جتنا ہے اس کے نبی میں نہیں باتا اس سے پھر
نقیر اس پر کمال کی باقی ہے اور اس میں اس کا مقصد اسے سمجھا دیا جاتا
ہے اور فشتہ اس پر میں کمالی شہد کا کمال ہے اس کی آواز ان میں سے وہ
برجیز فتن ہے۔ پھر انہوں نے علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ سُبْحَانَ
اللَّهِ مَنَافِعُ الْعَمَلِ لَدَيْكَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
سَمِيعًا عَلِيمًا (یوسف ۸۷)

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

سفر سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قبر سے وقت میں۔

قبر میں مل رہا ہے ثواب و مال کمال عذاب و علق ہے یہ حدیث
تب صحابہ میں جی مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ اس کے شہور ہونے میں وہی
شک نہیں عذاب قبر کے بارے میں چھ آروزیوں کو وہم کا شکار ہیں۔ یہ
قرآن مجید سے ثابت نہیں لہذا عذاب قبر نہیں ہو گا ہم سب ہیں۔

اولاً

یہ بات وہی لڑکتا ہے اس کا حدیث پر یہاں نہ ہو گا شہد و قرآن مجید

اللہ تعالیٰ انہیں عظیم ہے کہ اس نے ہر ایک کے لیے ریہ و سوس میں خوف خدا
و رشتہات انسانی کو آباد کیا کہ اگر کوئی بشر کی عاقبت سے مفلوب ہو جائے
چیتا قہر میں نہ دست سے شہر ہو رہا یا تار اور ایسی قہر کرتا ہے انہا نیت انہما امتی
دوسری تہذیبوں میں ایسی مثالیں کہاں

بائی قوموں و ممالک نے اپنے ہاں ہیں اور فطری قوانین سے
فیضان کے کہہ میں ہیں حدیث میں ایک حدیث ہے کہ جو مرنے والے سے
نہاں ہوتی ہے وہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ پیش ہوتا ہے اس بات کی دلیل
سے کہ بائیں ممالک میں وہاں وہ جہنم کی تعمیر کرتا ہے لہذا وہاں ہر مرنے
والے ہاتھ لیں کہ وہ رحمہ الراحمین سے کہ یہ رحمہ اللعالمین ہیں
وہ تم سے کہہ رہا ہے کہ وہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے انہا نے ان سنت
ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے فافہم

بائی قوموں کے ممالک میں جو شہر ہیں انہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے
وہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور ان وقت میں ہر مرنے والے
نہاں سے کہہ رہا ہے کہ انہاں میں اس نظام کی جہنم کا دروازہ کھلتا ہے تو وہاں
پورے دنیا کی نبوت وہاں سے کہہ رہے ہیں ان کے ہر مرنے والے تہذیبیں
میں ہر مرنے والے ہاتھ لیں کہ انہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے
انہاں سے کہہ رہا ہے کہ وہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے
انہاں سے کہہ رہا ہے کہ وہاں سے جہنم کا دروازہ کھلتا ہے

نابالغ بچے

اگر انہما نے جہنم کے انہوں نے انہوں نے انہوں نے اپنے والد
پریدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی اس سال میں دنیا سے گیا کہ
اس کے تین بچے مرنے والے ہوں تو انہوں نے جہنم میں داخل فرما دے کہ انہوں نے

عمرؓ نے کہا اور دو فرمایا، یادو (ایضاً باب ۸۴)

ہم انھم نے جب ملک سے انہوں نے اہل شام میں سے بنی فہ سے روایت کی ہے حضورؐ کے فرمایا قیامت میں پینے کے پانی پیتے ہو اور تلاش میں مرزاں دیتے ہاں سے لیا جائے گا نہت میں پیدا ہوئے گا جب تک میرے مہینہ نہت میں نہ پائیں میں نہت میں نہیں ہوں گا۔ (ایضاً)

اشارات

ان روایات سے معلوم ہوا کہ

قیامت میں پانی پینے کی مشکل شنی کریں گے۔
ان کے ان کے بنائے میں مادی جاتی ہے واحمدہ لہ مسعود و مسعدا اور ان کے ہماری کے ایسا شفیق بنا علی شفاعت قبول ہو۔
یہ حدیث اپنے انھوں کے قبور کے نہایت مشہور ہے ہزاروں کا نام معہود ہے، ان کے یومہ کے جس ضعف کا شمار میں ہے تعدد حرقہ کی بنا پر نہت ہے۔
مہینہ نہت ہوا اور اب انھوں کے مرقومہ میں ہے۔
یہ سہیہ غیب ہے اور حضورؐ میں جو بدلتے ہیں۔

مسلمانوں کی حوائی

امام انھم نے عیدان سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے بنی بن عید سے انہوں نے عامر بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضورؐ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ مرتابہ قندقوں علی بدھن کو بجاتا ہے مراوک اسے اپنی کائی کے ساتھ یاد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں نے اس بندے کے حق میں اپنے بندوں کی حوائی قبول کی اور اس کے وہ نہاد معاف ہو گئے جو میرے ظلم میں ہیں۔ (ایضاً)

نفس بے نیاز و سرورِ رات سے بایں نہ ہو جائیں۔

قیامت کی نہایت بائعِ قریفہ والی ہوشیاری و فصاحت و بلاغت کا
شاہکار ہے قاتل بھی ہوتا ہے و بدرہم خود محسوس نہیں کرتا۔ رات سے
دن ہے۔

☆ جنت برحق ہے۔

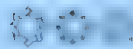
جنت برحق ہے۔ ہر قسم کی غیب کا مشہد ہونے میں بدرستہ سببی
موجود ہے۔ یہ جنت ہے۔ جس کے بارے میں جنتوں کی روایت
کے بارے میں روایتیں ہیں۔ ہر قسم کی غیب کا مشہد ہونے میں
قادر و قادر علیٰ ہر شے ہے۔ یہ جنت ہے۔ یہ جنت
(امام احمد رضا)

قسط کے تحت میں لکھی رہی ہے۔

جنتوں کے بارے میں ہر قسم کی غیب کا مشہد ہونے میں بدرستہ سببی
موجود ہے۔ یہ جنت ہے۔ جس کے بارے میں جنتوں کی روایت
کے بارے میں روایتیں ہیں۔ ہر قسم کی غیب کا مشہد ہونے میں
قادر و قادر علیٰ ہر شے ہے۔ یہ جنت ہے۔ یہ جنت
کرتے ہیں۔

انت الذی من نورک البدر اکتسبی
والشمس مشرقہ بنور بہاکا
آپ کے نور انہیں نے غواشن ہے مانتاب
آپ کی رحمت سے روشن ہے ہمارا آفتاب
واللہ یاسین مثلک لم یکن
فی العالمین وحق فمن انباکا

آپ تئیں میں بہاں میں آپ رہیں نہیں
 رب کعبہ کی قسم جس نے عنایت کی کتاب
 عن وصفک الشعراء یا مدثر
 عجزو کلو من صفات علا کا
 اے کہ مدثر ہے عظمت آپ کی برتر از فکر
 آپ کے درجات رفعت بے شمار بے حساب



حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات

تو ان عظیم ہمتوں کی ایک نئی قہر پختہ ہوتی ہے کہ قہار مطلق نے ہر
انسان کا دل اپنی عظمت سے رفرفرائے رکھتے اختیار معرفت کا مہربان بنایا ہے
جس کی وہی وحی میں مجھ سے کہتا ہے تو قتل و غارتگری ہوتی ہے مرنے والی
وہی وحی میں کہتا ہے کہ میں نے قہار کے شکر کو پاتا ہے

یہاں پر یہ ہے کہ تفتہ ہند ہے یہ ہے
(غالب)

اور چوب بات، بل مقربید برز خوشی سے شاد، درستی اور حق
 مار، عمر و قیام میں رہے، اور یہی فیصلہ رقی ہیں۔

۱۱۔ میں اٹھ کر کھانا کھاتا ہوں۔ بعد از نماز بزرگ تکیہ میں بیٹھتا ہوں۔
 اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔ اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔
 میں نے ان کی زبان میں غفلت کی حالت میں ہوں۔ اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔
 قدموں میں غفلت کی حالت میں ہوں۔ اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔
 بعد تکیہ کے نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔ اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔
 وقت چلتی ہے میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔ اس وقت میں نماز میں غفلت کی حالت میں ہوں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے

کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

۱۱۱ اعطیک لکوتر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(امام احمد رضا)

رم غفر نے سخت ناپی سے انہوں نے عہدہ بن عمر سے رایت یا
 نہیں، میری اس حد تک یہ حکم ہے "ایسا" اور "نہیں" سے یہ (ایسا) یہ
 انہوں سے نام نہیں ہیں میں شریک بنوں باقی۔

[illegible]

(باب ۲۲۰)

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

نہیں کہیں یہ وہی علم ہے جس نے قوم کو تباہ کیا ہے۔
 ہر ایک کو یہ علم ہے کہ (پیشہ بے شرفی)۔
 نہ کہیں یہ وہی علم ہے جس نے قوم کو تباہ کیا ہے۔
 ہر ایک کو یہ علم ہے کہ (پیشہ بے شرفی)۔

(پاپ ۲۰۰)

مستور سنی مذاہب کے یہ دعوے جو کہ اشتیاق سے لے کر بغاوت تک پہنچا رہے ہیں۔

باب ۱۹۹)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے یز کے وارے جانے سے منع کیا۔
(ایضاً باب ۱۹۸)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے ہر چنگل والے پرندے (باز، مدیخہ،
فیس و غیرہ) جانے سے منع کیا (ایضاً باب ۱۹۶)
شمار سنی حدوں علیہ و علم نے ہر دیوہندوں کے مانت سے منع کیا
(ایضاً باب ۱۹۵)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے شکاری سے ہی قیمت کی راحت کی
(ایضاً باب ۱۷۶)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے بیج میں دھڑکوں اور قش سے غیر
مضمون یز کے منع جانے سے اور غیر متبوعہ یز کو بیٹے سے منع کیا (ایضاً
باب ۱۷۶)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے ہی حالت والے غلام و بوند کی ہی
غیر وفات سے منع کیا (ایضاً باب ۱۷۴)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے کھور کے پچے چل بیٹے سے منع
کیا (ایضاً باب ۱۷۳)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے فریب والی بیج سے منع کیا (ایضاً
باب ۱۷۱)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے کھن میں قیمت کی تنہا سے پتے
بیچنے سے منع کیا (ایضاً باب ۱۶۴)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے شہد (مقتول) سے ہاتھ پاؤں ناک
وغیرہ جانے سے منع کیا (ایضاً باب ۱۶۳)

شمار سنی حدوں علیہ و علم نے عورتوں کے ہنماں بالہ بر سے منع کیا

(ایضاً باب ۱۲۹)

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد منع کیا (ایضاً باب ۱۲۶)
 حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں عمرہ و حج کے پرہیز کا
 مستحق قرار دیا (ایضاً باب ۱۲۳)

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہ عورت کے نکاح کو راجی رضا
 کے خلاف ہو سے منع کیا (ایضاً باب ۱۲۳)
 حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہ عورت کے نکاح کو راجی رضا
 کے خلاف ہو سے منع کیا (ایضاً باب ۱۲۴)

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا
 (ایضاً باب ۱۶)

مسواک فرض کر دیتے

امام اہل سنت علی بن حسین کے انہوں نے تمام سے انہوں نے
 حضرت یحییٰ بن ابیہب سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا یہ صحابہ ہیں
 تمہارے، انہوں نے زور دیا کہ میں مسواک یا روضہ اور میں اپنی امت پر اس سے
 مشکل نہ جانتا تو ان سے ہر نماز کے وقت مسواک کیلئے حکم دیتا (ایضاً باب ۲۱)
 (مطبوعہ دار الفکر بیروت)

مانگو دیا جائے گا

امام اہل سنت نے یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے حضرت
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ
 پسند ہو کہ قرآن کو کسی نسخہ پر پڑھے جس میں وہ قرآن ہے تو عبد اللہ بن مسعود (بن
 ابیہب) کی قرات کے طریقہ پر پڑھے پھر آپ نے ان سے فرمایا مانگو دینے جاؤ

ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ان کو خوشخبری دی تو انہوں نے کہا کہ اب اللہ میں تمہارے یہاں جو زائل نہ ہو اور حقیقت جو بھی چور کی نہ ہو اور نہایت میں تیرے نبی کا ساتھ رہتا ہوں (مسند ابی یوسف ۱۸۹) (ملخص)

اشارات

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر و بیعت نبویؐ سے پہلے ہی میں جہنم فریاد کی گئی اور ہوسر یہ کی قربانی سے ثابت ہوا ایسی روایات بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حواس و حرم کی عزت سے متنبی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی و ہر ماں و باپ کی قربانی سے متنبی فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے متنبی فرمائی کہ ہر چیز پر ہر چیز کا اثر ہے۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امر و نہی میں اباحت و منع کی۔ (مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے متنبی فرمائی کہ ہر چیز پر ہر چیز کا اثر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ توڑنے والے کا غارہ معاف فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوفؓ اپنے ریشمی لباس حلال کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کیلئے حالت جنابت میں بھی

مجدد ہیں، نسل ہونے و پورا کر دیا (ترمذی و تھقی)

نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت پرہیزگار نے منے کی انتہائی حد تک
دی۔ (بخاری و مسلم)

نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے لئے کھانا لایا۔
یہ ان کے لئے نہایت رحمت تھی۔ (طبقات)

یہ وہ کام ہیں جو ان کی قوم کے لئے پائیدار تھے۔ ان کے لئے وہ کام ہیں
ان کے لئے کام کے ناس ہونے کے لئے نعمت تھی۔ نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
شریعت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

آپ کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ علامہ شیرازی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
پیغمبرؐ کو مومن فرمایا ہے۔ تو اپنی رائے سے جو روچا ہے انہیں فرماتے ہیں
(امیران شریعت) ہم ہمیں کی فرماتے ہیں۔

ببینا الامر الناهی فلا احد

ابرفی قول لامنه ولا نعم

نصیر اپنی امت و حبیب و صاحب و یلیٰ پندرتے ہیں۔ ان کے پاس یہ چیزیں
ہیں۔ ان میں اور نہ کی چیزیں۔ ان میں جیسا کہ قرآن حکیم نے فرمایا و جعل لہم
الطوب و جود علیہم الحسنات

نصیر اللہ بن محمدؑ، و توب اللہ موت فرمایا۔ مائتوں وقت راتوں تمہاری
دعا قبول ہوگی۔

☆ حدیث کی اہمیت اجاگر ہوئی۔



متفرقات

اب نہ مختلف مقامات پر بیان کرنے میں مختلف روایت مبارکہ پیش کرتے ہیں وما توفیقی الا باللہ

فراست مومن

ہم مومن کے لئے سنتِ حبیب کے انہوں نے ابو عید نے روایت کی یہ نصیر
سہل ہے اور عید مومن کے فراموش فراموش سے دستور سور اللہ مومن
نہایت سے مومن کے فراموش ہے چہ آپ نے یہ آیت تادم
نہایت سے مومن کے فراموش ہے چہ آپ نے یہ آیت تادم
بصیرت کیلئے (ایضا کتاب التفسیر)

اشارات

اس روایت کے معنی یہ کہ ہندو مومن کی نگاہ رویت کے بارے
مقت کے باب میں اشیائے حق کے لئے غلطیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

کخردلة علی حکم التصلی

یعنی میں اللہ کے شہوں کوں طرح اشیائے حق کوں مومن پر رانی
کے دانے کو اقبال بھی کہتے ہیں۔

دیدہ ام ہر دو جہاں را بنگا ہے گاہے

اللہ تعالیٰ سے مومن کے لئے مینار کی طرح ہے گاہے میناریں لینا چاہیے
کہ اس کی نظر دل پر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مومن کی فراست مومن کا یہ حال ہے تو حضور سنی اللہ
تعالیٰ عید مومن کی فراست نبوت کا یہ حال ہوا۔

وراثتِ مومن

ہم ائمہ نے محمد بنِ احباب نے انہوں نے ابو حسان نے انہوں نے
 عبد اللہ بن عباس نے روایت کی کہ سید رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی مذہب
 و انبیاء اللہ کے نام کے شروع ہو کر بیان فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے
 تعین علیہ وسلم کی طرف سے یہودی مذہب کی طرف سے تعلق رکھتا ہوں یہودی مذہب کا
 یہودی مذہب کا بعد میں بعد میں بعد میں ہے کہ یہودی مذہب میں ہے کہ
 یہودی مذہب میں ہے کہ وراثتِ مومن کی روایت کی کہ یہودی مذہب میں ہے کہ

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

زمین اللہ تعالیٰ کے بندوں کی وراثت ہے۔

وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے بندہ خود جب چاہتا ہے عبادت
 کی کرتا ہے۔ ان کے مال کا پورا مال اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اختیار
 ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے فیہ میر کی امت سے امت سے
 حاجتیں طلب کرو (طبرانی شریف)

آیت یہ ہے مومن کی وراثت کا یہ معلوم ہے کہ ایمان کی
 وراثت یوں نہ عرش و فرش پر پھیلی ہوئی۔

اللہ اللہ ہے کیا شانِ جلالتِ تیری

فرش یا عرش پر باری ہے نعمتِ تیری

انہوں نے مومن کی اس فراست و وراثت کو شرف کہتے ہیں وراثت سے
 اختیار کا انکار کرتے ہیں انہیں ایمان کی طاقت و موت کا علم نہیں ایمان ایسی
 نعمتوں کے شرف نہ رہے تو بتائیں پھر اس میں اور انہوں میں یہ فرق ہے۔

بندے اور بت بندے میں یا تمیز ہے۔

مومن حضور کے بندے

میرزا غلام حسین نے روایت کی ہے بنی اسرائیل سے انہوں نے ابوالحیوہ سے انہوں نے بائبل کے انہوں نے ابو عبد اللہ من سے انہوں نے ثوبان مہدی رسول اللہ سے یہ سہ سہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں دنیا و مافیہا میں اس آیت سے بندہ پیدا نہیں ہوتا کہ اللہ کے حبیب فاما ہوں عبادی اللہ اسرفوا علی انفسہم لا یستطوون رحمۃ اللہ علیہ کے بندہ بننے کے لیے وہ علم یا عمل کی بات نہ کرے گا (یہ حدیث صحیح ہے) (مستدرک) (۲۴)

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

یہاں میرزا غلام حسین نے نہ محبت نہ خیر نہ حق میں بندہ نہیں پیدا نہیں کیا نہ مومن ہیں نہ قاتلین سلیم نے بل بیان حضور کا بندہ تو یہاں نے حضور فرماتے ہیں کہ میں جہنم میں ہوں اور ان کے رہنے سہنے کی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد ملی آقا نہیں (اس کی کتاب الانبیاء)

صحابہ کرام نے اس علم پر لبیب کہا حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں کہ کتب عہدہ و حادہ میں حضور کا بندہ اور خادم (الریاض النضرۃ) اسی طرح حضرت بلال و انصار نے بعد حضرت صدیق اکبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہ میں آئے تو

گفت ماو بندگان کوئے تو

کردمش آزاد ہم بروئے تو

جہانم و مومن آپ سے وچیزانت نے بندے ہیں۔

ہذا معنی غلام قرآن وحدیث میں بلشت مستعمل ہے۔ قرآن کہتا ہے
فانکحوا الایامی منکم الصالحین من عبادکم وامانکم (سورہ النور) عبادکم
کا معنی ہے تمہارے بندے یعنی غلام

وصال کے بعد پکارنا

اہم احکام کے یزید تاجی کے انہوں نے اس بن مہدی سے روایت کی ہے۔
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے آپ
ﷺ کے پیر کیا اور پیشانی پر یوں کیا اور ہاتھوں کے ساتھ لکھ لکھ کر
السود مرنس اس کرم علی اللہ من ذلک اللہ آپ ﷺ کے ساتھ
پہچانے کا آپ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ بزرگ ہیں (ایضاً باب ۱۸۲)
روایت فی اہم احکام کے نافع کے انہوں نے ابن عمر سے یہ سنواری قبر
پر قبور کی طرف سے آئے اور قبر نور کی طرف پہنچے اسے ہے السلام علیک
ایہا لانی (ایضاً)

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

۱۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بعد یہ صحابہ نے
یاد کرنا افضل البشر بعد الانبیاء فی سنت ہے ہذا یا رسول یا نبی ہذا جبر ہوا
بلکہ ہم مومن نماز میں یہاں جہاں ہے جو نماز میں جائز ہے باہر بھی جائز ہے۔
۲۔ حضور زندہ ہاویہ میں پہلی موت کا مزا اس نے پہنکا کہ علی بن ابی طالب
اموت کا تقاضا پورا ہو جائے۔ ۳۔ ائمہ موت کے بعد حیات ہدی کا نسل ہوئی کہ
اب لولی اور موت قریب نہیں آسکتی ہے اسی پر ایمان موت ہے بعض حضرات
نے یہ نظر یہ تراشا تھا کہ حضور قبر نور میں معاف اللہ۔ ۴۔ تین ائمہ امت کی

ہم ان کے سامنے ان کا نظریہ پیش کر رہے ہیں۔ اس پر سرسبز حدیث ہے فسی
لندھی سورق اللہ کا فیئندہ ہے اور رزق دیا جاتا ہے (امان مایہ) شیخ عبدالحق
محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ
موتی، موتی (یعنی اللہ تعالیٰ) موتی (یعنی اللہ تعالیٰ) موتی (یعنی اللہ تعالیٰ)
پاس سے ہر ایک کے پاس ہے، مگر اس کی پہچان نہیں کی جاتی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس ہے، مگر اس کی پہچان نہیں کی جاتی۔
یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس ہے، مگر اس کی پہچان نہیں کی جاتی۔
یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔
یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔
یہ بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

اور یہ کہ وہ سنتا ہے۔

زیارت قبور

امام اعظم نے حلقہ کے نبیوں نے بریدہ سے نبیوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قبور کی زیارت سے منع کرتا تھا اب تمہیں ہوں۔ قبور کی زیارت یہ سب میں برکت کی بات ہے کرو۔ (ایضاً باب ۸۶)

امام اعظم نے نبی سے روایت کی کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے اور اتار دے کہ معلوم ہوتا تھا نقاب آپ کی ہونے والا ہے یہ خبر بے گلی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس قدر میں مت ہیں آپ نے فرمایا میں نے خدا سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی بات سنی تو مجھے ہزارتوں کی چیز میں نے شفاعت کی بات سنی تو نہ پئی اور میں روایت میں ہے کہ جسے ان کی بات کے اتار دیا وہ مسلمان آپ کی محبت کی وجہ سے روئے (ایضاً)

اشارات

اس روایت کے مقدمہ کہ قبور کی زیارت کرنا جائز ہے یہ علم ہوا ہے ہند اسی پر اہل سنت و جماعت کا عمل ہے۔

اس روایت میں ہے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی شفاعت کی ہزارتوں میں جس سے بعض حضرات نے نہایت دشمنانہ کفر و بدعت یا کہ معاذ اللہ معاہدہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تھا۔

ابوین کریمین کا ایمان

حضرت محمدؐ اس ہولناک تصور سے کلیہ منہ کو آتا ہے۔ ایمان کی پوچھیں

بل جاتی ہیں کہ جان ایمان محبوب خدا شاہ لولہ اس سبلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
والد برائی پیدا ہوا ہے اللہ مریدہ آمنہ رضی اللہ عنہما مؤمن نہیں تھے۔ وہ زنت میں
نہیں جا میں گئے۔ ہر پوچھتے ہیں وہ مؤمن کیوں نہیں؟ وہ زنت میں کیوں نہ
جا میں گئے یا ہر مہربان کا یہ ایک شعیف سے شعیف حدیث بھی اصحابی یا
مقلد سے اس میں نہ ہوں تو ان اور مولیٰ نعل ان ایمان کے ہر سے ان کا
بہتر انہوں نے شہرہ و غلبہ کتاب یا یہ وہ حدیث جانی سے متعلق ہے
ہوں؟ مومن میرے ہر مہربان کے یہ محبوب ہے۔

اس حدیث کے اصحاب ان حضرات کی یا میں ان کی اہانت ہے۔ ہر مہربان
غزویہ میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
پس مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
ہم میں مذکور ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
ہم میں مقلد سے کہتے ہیں کہ میں شہادت میں سے استیجاب نہیں کرتے
ن۔ پس ان مہربان پر ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
برخلاف ہوں میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
کل مولود ہوں علی لفظ ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
نہوں نے ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان

تاہم ان کے ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان
ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان میرے ہائی، ہر مہربان

دور فترت میں وصال

اس پر تمام صحابہ تابعین محدثین اور محققین علیہم الرضوان کا اجماع ہے کہ

انصار رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بونین برکاتین کا وصال و وفات میں ہوا والد
برائی تو انصار کے دنیا میں پہلے فرما ہونے سے چند ماہ پہلے ہی وصال فرمائے
اور والدہ مطہرہ انصار کی عمر بڑھ چکی تھی چھ ماہ وصال فرمائیں اب وفات
میں وفات پانے والوں کے بارے میں تین قسم ہیں۔

۱۔ وہ لوگ جو اپنی حیثیت سے توحید و مانتے رہے پھر وہ ہیں جو ان
شریعت میں داخل نہیں ہوئے مثلاً قیس بن سعدہ و زید بن عمرو و جہم ہیں
جو ان شریعت میں داخل ہوئے لیکن ان کے وراثت کی قوم ثنی و وہ انہوں نے
شرک کیا اور اپنے کے وراثت میں حصہ لیا۔

۲۔ ثانی وہ لوگ جنہوں نے نہ شرک کیا نہ توحید و جان سے نہ ان شریعت میں
داخل ہوئے نہ اپنے کے ان شریعت میں تمام عمر وفات میں رہے۔

یاد رہے یہ پہلے اور توحید کے علم کے تحت آنے والے لوگوں کو مذہب نہیں
ایا جائے گا اس کے بارے میں حدیث (۱۶) اس کا ثبوت قرآن پاک سے بھی ملتا
ہے ورنہ کہ مفسرین حسی بعد رسول انصاریں وقت تک ہی کو مذہب نہیں آیت
بابت تک ان کے پاس رہیں نہ تحقیق میں تاریخی و تفسیری کی شواہد ثبوت کے ساتھ
تہ ہیں کہ انصار کے بونین برکاتین کا تحقق پہلے علم کے ساتھ ہے وہ ان کے بونین
پر قائم تھے انہوں نے ہمیشہ شرک و فخر سے نفرت کی وجہ سے تمام بونین
کے پیروان صاف جدا ہو چکے ہیں بات تو یہ ہے کہ وہی صحیحہ و غلطی ان کے
سزا نہیں ہو سکتی بلکہ ہم ان کے اس مال ایمان پر غواہد پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت یدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آیت ہے
و جعلہا کسۃ باقیہ فی عصہ لعلہم یرجعون اور اسنے اس کی نعل میں کلمہ
باقی رہا۔ ۱۰ بار آیت میں (اور زخرف آیت ۲۸) اس آیت کے تحت تفسیر
نہی کی اور تفسیر ابن کثیر میں جہیز مفسرین لرام حضرت ابن عباس مجاہد قتادہ و غیرہ

ایں عالم پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہیں گے اور یہ عالم
قیامت تک رہے گا (مناثور) قرآن حکیم نے شہادت کے تمام یہاں سے پتے
دیکھے۔ حضرت برائیم اور ہامیل علیہما السلام کی اولاد سے جو نہایت مسلمان
تھے ان نہایت میں حضور سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آباء و اجداد پیدا ہوئے
تاریخ عرب شہد ہے کہ وہ تمام اپنے اپنے دھرم میں توحید کے معبود و رب مانتے
خدا کی عزت کرتے تھے لیکن یہ سب نے بھی شرک و منکر کا رتھ بٹھارت نہیں
کیا تھا۔ ان روایات سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب شبِ مَدِ تَعَالٰی نے مخلوق پیدا فرمایا تھے اس کے بہتہ سے میں بنایا بہتہ مخلوق سے اس سے یہ مجھے بہتہ سے میں بنایا پھر اس بہتہ سے ققیوں میں تعمیر کیا مجھے بہتہ ققیہ میں بنایا پھر اس ققیہ سے اس کے لئے بہتہ سے میں پیدا کیا میں اپنی ذات اور خدا سے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ نے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک کہ انسان اس دو طبقہ میں باقی رہے جتنا طبقہ میں رہا یہ میرے نائب و نائبہ ہیں میں سے تھا۔ یہاں میرے نائب و نائبہ کی برائی سے نہ بچتا میرے نائب میں ہمیشہ ظلم قائم رہا میری وراثت میں بھی جی نہیں حاصل نہیں ہو سکا یہ بھی ظہارت حضرت آدم علیہ السلام سے برادری عبد اللہ و مرید و آدمہ تک برقرار رہی۔ پس میں اپنے ذاتی شرف اور آبائی شرف کی وجہ سے جی کرتے رہتا ہوں (وسائل المدوۃ الثقلی)

اسمہ ربانی مدد حاصل کیا۔ ہم نے فرمایا میں ہمیشہ پاپ مردوں کی پشتوں سے
پاپ بیبیوں سے شاموں میں منتقل ہوتا رہا (شرح الزرقانی جلد ۱ ص ۲۰۶)

واحد بن اس کے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے والد ابراہیم کے اسمائیل کو چنا اور اسمائیل سے نانا چنا بنی نانا سے قیش کو چنا اور قیش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔ (مسلم، ترمذی، سبل الہدی، جلد اول ص ۲۷۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آج روایت ہے کہ زمین پانچ اور میں سات مسلمان ضرورت ہیں یہاں تک کہ زمین والے زمین ہلاک ہو جائے (زرقاتی ص ۲۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اربعین نے مجھے جہاں سے زمین کے شتوں اور مغربوں و رقیوں میں دیکھا مجھے آپ سے افضل مئی جی نظر نہ آیا اور بنی ہاشم سے بہتر مئی والا نظر نہ آیا (ابو ابی لیلیٰ، سبل الہدی، جلد اول ص ۲۷۲)

ان احادیث مبارکہ مبارکہ پر پانچوں اور اندازہ کریں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ساری امت کے ساتھ اپنے سب سب کی پائینی کا اعانہ کیا ہے یعنی وہ امت کی غور و نظر میں رہے ہیں پائینی پائینی وقتے ہیں شرک و کفر و پائینی کی ہوا تک نہیں ملتی انصار المسلمین کون محسن ہیں اس کے آتی اس پر پائینی ہے سب انصاف کیا جائے کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و ارحام سے پیدا ہوا ہے آدم و نوح و ابراہیم علیہ السلام ان کے ہمراہ تھے ان کی تعلیم نہیں پہنچی پھر بھی انہوں نے اپنے آبائی دین کو سامنے رکھتے ہوئے توحید پر یقین رکھا شرک و فخر سے نفرت کی۔ اچھے بیٹے اللہ کے واحد و پکارا عملی طہارت کے باندہ مقام پر فائز رہے جس پر سب کا انصاف ہے اور کائنات کی تمام خوبیوں کا شاکر و فرزند تھیں ہوا تو یہ ان کا ایمان ثابت نہیں یہ ان کی مغفرت مستحق نہیں۔

ان صریح دیدہ آدم نے جن کو سرف بنی نہیں بنی نے نبی ہر رسول کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدہ ہونے کا شرف حاصل ہوا امام سیوطی علیہ الرحمہ

نے تصریح فرمائی ہے کہ ہر نبی کی والدہ معصومہ تھی (مسائل اخلاص ص ۳۸) ہم
لجنتے ہیں کہ باب حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نبی سے ہر اعتبار سے افضل ہیں
تو اس فضل میں ایسے پیچھے رہتے یقیناً جس طرح حضور سب نبیوں کے سردار ہیں
اسی طرح حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ سب نبیوں کی مائوں کی سردار ہیں
مومن سے ہر اعتبار سے معصومہ ہیں اور ایسی معصومہ ہیں کہ ایمان ان کی بچیوں میں آیا
جس سے سب نبیوں سے معصومہ بنی بیات والی یا امن والی بنتے ہیں انہوں نے تمام عمر
ان پر ایمانی اور عملی سے رہی ہے اور ان جنت کی حبیبات ہیں ان کے قدموں کی
دھواں پر قربان اور چہرے نور نظری وارادت با سعادت کے موقع پر وہ جنت
ایسے خیمہ القدر نبیوں کی زیارت کی اور ان کی بشارت سن کر اپنے نور نظری
اور المہملین ہونے پر یقین یہ مشابہت انہوں نے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا تو فرمایا

اے حلیمہ تمہیں معصومہ بنانا پڑیے۔ یہ نور نظری ثیب شان کا مالک ہے نہ
کی عمر بچے اور ان میں اس کی برکت ہے وہی تکلیف نہ والی ہو عام عورتوں کو
توئی نے میرے پاؤں کی آنے والا آیا اور اس نے کہا آپ بہت بلند یہ
نور نظری و نظریہ میں ہیں جس کا نام احمد ہو گا اور وہ تمام سواوں کا سردار ہو گا
(طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۵۱)

باب یدو حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور کو لے کر روانہ ہوئیں تو یدو آمنہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا عیدہ باللہ الجلال من سرورہ مر علی الجبال حتی اراہ
حامل الحلال ویفعل العرف الی الموال و غیرہم من حسنہ الرجال
میں اس نور نظریہ اللہ کی یاد میں ایتی ہوں ہر اس شے سے جو پہاڑوں کو عبور کرتا
ہے یہاں تک کہ یہ نور نظریہ اپنے ہتھیار اٹھے اور غلاموں اور کمزوروں کے
ساتھ بھلائی کرے (ایضاً ص ۱۱۱)

ہے۔ اس عقیدے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتی ایذا ہوتی تو ان کا کون اندازہ برعکس ہے وہ رامت عام جس کی بارگاہ میں عرمہ بن ابی بھیل نے کہا کہ لوگ میرے سامنے میرے باپ کو برا بھلا کہتے ہیں رامت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یؤدو لا حاسب لکسب الا مواب مرہوں کی وجہ سے زندوں و تکلیف نہ وہ (فتح عربی جلد ۱ ص ۱۱۱) کہ کوئی حضور کے والدین پر غم و عذاب کا فتویٰ کاے فرما دینے والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تنہا دیا ابو بھیل کے پر کا فرمان ۵۵۱ اس سے بیہ نسبت عرمہ کی تائیف قاب نے لکھا کہ اس کی مذمت سے روک دیا جاتا ہے۔ حضور کے والدین سے ولی جرم صادر ہونی نہیں ہو چکا تو ان کی مذمت کرنے والا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا یہ فتویٰ تھا۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں زیبا نہیں ہے۔ ہم حضور کے والدین پر فرما فتویٰ کا میں یونہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مرہوں کی وجہ سے زندوں تکلیف نہ وہ اور اللہ کا رشتہ ہے جو نہ بدل سکتا ہے اور اسے راعی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یزادیتہ ہیں انیا و آخرت میں ان پر رحمت ہے ہر ابو ہر قوشی علیہ السلام نے پوچھا کیا کہ ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین و موافقی ہے اس کے بارے میں یا غم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ معون ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں ایسا کہنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تنہا انیت ہوتی ہوں کی و بات سے نہیں ہوتی (الامی للفتاویٰ جلد ۲ ص ۲۴۱) (مسند ابی حنیفہ ص ۵۳)

اس روایت کا کیا مطلب ہے

ان حقائق و دلائل سے ہوتے ہوئے بھی انہی میں روایت پہ انکا رہتا ہے کہ حضور کو والدین شفاعت سے یوں روک دیا گیا۔ یہ صحیح مسلم کی روایت رہ رہ کر یاد آتی ہے کہ دعائے مغفرت کی اجازت نہ ملی آخر اس روایت کا کیا مطلب

ہے نہ جنت میں نہ آخرت میں روایت بلکہ آیات کا یہ مطلب ہے؟ کیوں نہ تاویل کا۔ تاہم اس کا یہاں سے اس روایت اور دوسری روایت اور آیات سے مزین تہیق قائم ہو جائے اور آدمی اس غلیظ عقیدے سے بچ جائے جو دنیا و آخرت میں لعنت و رومہ کی تاباغت ہے۔ یاد رہے کہ تاویل و تطبیق کا قہر منہمک ہے۔ اس کا یہاں نہ یہ جائے تو قرآن کی آیات اور حضور کی حدیث کا نگاہ نہایت ہے جس فقر نے سرف اس مسئلے میں نہیں اور بھی کی مسائل میں اس کا اعتراف یہ ہے۔ اس مسئلے میں تاویل یہ ہے کہ حضور و ولدہ و بعدہ کی شفاعت و مغفرت کی عبارت نہ مان اس وجہ سے ہے کہ وہ مکمل استغفار نہیں تھیں جس میں حضور نہیں ہیں۔ اعلیٰ مغفرت نہیں کی جاتی بلکہ اس مغفرت و شفاعت کا وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ چہ معاف نہ کا فر و معذب ہے نہ اس لیے شفاعت و مغفرت کی دعا یا نہیں بلکہ اس کا راز یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ زندوں کے گناہوں سے گناہوں کی پیدائش و بانی کی اس عبارت سے ہوتی ہے۔

یہاں یہاں سے رومہ میں مذکور ہے۔ تاہم اس عبارت نہ ہی قرآن کی وجہ سے ہے۔ تاہم اس میں مذکور ہے کہ اس کا یہاں سے رومہ کے خلاف ہے۔ اس کی نہ ہی کہ وہ فعل خدا سے قہید پر قائم ہے (اس سے غلاموں کا رعب نہ ہو گا ہر شخص کی والدہ اپنے استغفار کی ضرورت نہ تھی)۔ یہ وہ آپ سے قہیدوں کا صدور کی ثابت نہیں) اور استغفار کی عبارت نہ ملنے سے یہ وہاں ضروری ہے کہ وہ کاف تھیں۔ (جلد ۸ ص ۱۵۹)

امام بیہقی علیہ السلام نے یہ نہیں مہیا کی ہے کہ

استغفار (یہ شفاعت) کی عبارت نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بدلے حضور و ولدہ و بعدہ فرمایا اور وہ شرف با اسدوم ہوئیں اس طرح ان

• اہل حق سے فخر و تہنیت اجازت استغفار نہ مانا یہ اہل حق سے مانے سے
سبب تھا۔ (نشر العسین، ص ۵)

یہاں سے بات تو ہم وہ حدیث کہی گئی ہے جس میں حضورؐ و ائمہ
و بارہ زندہ نے کہا کہ قرآن ہی ہے اور وہ تمہیں سے ساتھ ہے اتنا جبر کا میں
قبول کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے
کہا کہ میں نے تمہاری بات کو سنا ہے کہ تمہاری بات ہے کہ تمہاری بات ہے کہ تمہاری بات ہے
یہ وہ بات ہے جس میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے کہا کہ میں نے اس سے
کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
تشریف لے کر آئے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے

علامہ ابن تیمیہ کا وہم

ابن تیمیہ نے اپنی حالت سے متنبہ ہو کر اس حدیث کو بھی مضموع کہا
جسے ارباب حق نے حاکمیت و مضموع کہا ہے۔ اس نے اپنے فتویٰ کو جو یہاں
اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات وارد کئے ہیں۔

اہل معرفت سے زیادہ یہ حدیث مضموع ہے۔

اس آیت کی خلاف ہے کہ نہیں ایمان لانا فاندہ نہ اسے کاذب انہوں نے

ہمارا عذاب دلیہ لیا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ میرا باپ روزی میں ہے

صحیح مسلم میں ہے کہ استغفار کی اجازت نہ لی

تیمیہ قربان کئے جاسکتے ہیں۔

دوسرے کا جواب یہ ہے کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی یہ عادت ہے کہ وہ کافروں کے رد میں ناز ہوئے ہوئی آیت کو مومنوں پر چا پال کرتے ہیں۔ یہ کیسی گنہگار عادت ہے۔ مہدین موصوفہ مومن نہیں تھے ان کے لئے جہنم سے آیت ان پر چا پال ہوئی نہ کہ ان کے لئے وہ موصوفہ تھے دین پرانگی سے بڑھ کر ان کے لئے ان کی عادت کے پاس تھے اب ان کو مذہب یا یہ قادیان کے ساتھ ساتھ رسالت محمدیؐ کا بھی مان میں ہے قیامت کے دن کوئی ان سے انصاف نہ کرنے کیلئے ان میں انصاف کا تئیم اور مٹے اور یہ مجرم ہے اور بیوقوفی فرماتے ہیں۔

بخاری و مسند میں ان حدیث کی تائید یہ مسلمہ کا یہ قاعدہ ہے کہ نبیؐ کی بات کے خلاف کلامت کے تئیم یہ ہے۔ وہ یہ کہ نبیؐ کو بھی مجرم و یا نصیحت کی ممانعت تھی کہ تقویٰ علیہ وسلم و بھی نہ و رقی اور مرد و زندہ کرنے کا مجرم نہ ہو۔ نبیؐ نے ان کے مذہب کے قتل سے اور ان کے اپنے مذہب کی من کا فتوہ ان کو ان کا وہ فریاد ان کے من میں ان کے مرد و راقین و زندہ کا باطل نصرت تھی علیہ السلام کے مرد و زندہ کرنے کی من میں (مذہب ابو حنیفہؒ)۔

جب امام ابو حنیفہؒ کا مجرم اور نصیحت قرار دیتے ہیں تو ان پر ان کی آیت کا چا پال کیا جاتا ہے کہ نبیؐ کی عادت ہے کہ وہ کافروں کی مذمت میں ناز ہوئی ہو۔ تیمیہ کا جواب یہ ہے ان وہاں کا بیان صحیح بخاری و مسند میں ہی ملتا ہے۔ کوئی ان کے پوچھتے ہے جس بخاری و مسند میں روایت مذکور نہیں نہ ملتی ہے۔ امام ابن ہمام علیہ السلام نے بھی فرمایا غیر مقلدین کے امام مذہب ہیں ابھی نے بھی معیار حق میں بخاری و مسند کی حدیثیں اور ان کے رہاں مرد و مرد و مذہبوں کے۔ بخاری و مسند کی من ہی حدیثیں انصاف کی شان میں درآئیں۔ ان حدیثوں کی یہ لوگ احادیث تہذیب کرتے ہیں یا تاویل کا امام اب

نے اپنی روایت کیا ہے۔ وہ موصد تھے اور موصد کی مغفرت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے یہاں تک قریبہ وارد ہوتا ہے کہ پھر ان کو بتداء معذب ماننا چاہئے۔
 کا ہر جہت ہیں کہ ضروری تو نہیں کہ زمانہ فترت میں فوت ہونے والا ہر موصد
 ابتداء میں ہی معذب ہو یہ شرط و خلاف کا مطلقہ فیصلہ ہے کہ جو موصد زمانہ
 فترت میں شرب کے پانی، موت جہات کے موقوفہ پر یا وہ قطعاً جاتی ہے اس پر
 بہت سی احادیث گواہ ہیں۔

عثمان بن سنان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 قیامت میں سے کسی ایک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میں سے کسی ایک
 سے قریب ہوں گے پھر جو ان سے قریب ہوں گے۔ (ابو حنیفہ کی حدیث ۲۵۷)
 (۲۵۷)

ان روایت کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین نے
 بعد از موت آپ کو حضور کے قریب ہو کر انصاف کی شفاعت ان میں سے کسی ایک
 ہوئی۔ فافہمویا اولی الابصار

عمر بن حنفیہ نے حدیث میں امرت میں حدیث نے مرفوعہ بیان کیا ہے
 کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل ایمان نے مجھے آرا لیا۔ اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا ہے میں ملک سے آپ کو میں میں جہنم فرماؤں گا۔ اس حدیث کے آپ
 کی غایت میں ہونے سے آپ پر دوزخ کی آگ حرام ہوئی۔ (مسند ابی حنیفہ)

عثمان بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا میں نے اپنے رب سے
 مانگا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو آگ میں نہ ڈالے تو اس نے میری دعا
 مقبول فرمائی میں نے یہ مانگا وہ مانگا برآیا (ایضاً بحوالہ شرف النبوة)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت میں ہے کہ حضور یہ دعا مانگا رستہ
 تھے۔ رسا اعفونی ولوالہدی یا اللہ میری ورمیہ سے والدین کی مغفرت فرما۔

اس آیت نے بات ہی اتنی کر دی کہ حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے والدین قطعی جنتی ہیں یہ مسئلہ حضورؐ کی دعا و نہیں ہو ساقی نیز مغفرت اہل ایمان کیلئے بھی طلب کی جاتی ہے اہل نمر کیلئے نہیں نیز اپنے والدین کی مغفرت کے ساتھ اپنی مغفرت کا فائدہ لیا کہ جو وہی میرے والدین کے بارے میں بھیجی ہو گی آپ کا دیا ہی اسے میرے بارے میں بھیجنا چاہئے گا۔

ایک اور وضاحت

حدیث میں واضح الفاظ موجود ہیں کہ حضورؐ والدہ ماجدہ کی قبر نور کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہمیشہ لینے والی کی یہ مسئلہ حضورؐ کی قبر میں دی قید نہیں ہے۔ چنانچہ یہ ہے کہ اگر وہ غیر مومن اور مذبذب ہیں تو ان کی قبر کی زیارت بھی جائز نہیں یہ حدیث قرآن حکیم کے زہرِ موتِ علم دیا ہے۔ ولا تصل علی احد منہم صا ولا نعہ علی قبرہ جنتی ہے۔ یہ آپؐ کی طرف سے ان کی قبر پر نہ ہونا زیادہ ہے اور ان کی قبر پر نہ ہونا (تقوہ) والدہ ماجدہ کی قبر نور کی زیارت کی اجازت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مومن و مسلمہ تھیں۔ شہادت و مغفرت کی دعا کی مغفرت کی وجہ یہ ہے کہ ان کی شہادت کی تلاش روایت کے جو شہادت و مغفرت کی دعا ان کے حق میں ثابت ہے اس کا مطلب باندگی و جات کا حصول ہے جیسا کہ حضورؐ نے خود اپنے لئے مغفرت کی دعا کی اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضورؐ نے ولی خطا سے زیادہ ولی تو مغفرت طلب کر رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ورجات کی باندگی زیادہ سے زیادہ مانگ رہے ہیں اور باندگی کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ولی نہ نہیں۔

شدت گریہ کی وجہ

بائیں کا نہیں ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبر نور پر شدت سے

ماتحتہ پر یہ امر رون اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی والدہ مابعدہ معذب تھیں۔
حضرت نے ان کی حالت پر رحم بھی نہ کی اس سے زار و قطار رونے لگے۔ دراصل
ان دونوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ چکی ہے اس نے ان کو اس سے یہ بات
آگے پا رہی مہینہ و انہیں یوں بے اولیٰ محبت ہیں جن کو ایمان کی نجات
حسیب ہے، انکار نہ کرنا، جیسے قحطی میاش مانی عیہ اس امر قیامت ہیں۔

حضرت کا یہ تاوان و عذاب کی وجہ سے نہیں یہ تو اظہار افواہوں تھا۔
انہوں نے آپ کا یہ نہایت نہ پایا آپ کی شان و عظمت کا موازنہ نہ کیا۔
ہم نہ تو ان سے اس امر قیامت ہیں۔ قحطی میاش نے یہ خوب عذاب ہے۔ حضرت
نے روئے کی وجہ بھی نہیں کہ ان کی والدہ ان کی امت میں شامل نہ ہو میں ان
یہ نہیں تھا۔ یہ وہ امت خیر میں نہیں تھیں (شیں موجب اللہ یہ ایہ وفاق
و محبت کی آپ کے انی و عتات ہے یہاں۔ حدیث کے آئینوں کے عذاب ہوتا
ہے۔ آپ کی امت میں خاص فی مایاں تھیں انہوں نے یہ محبت میں ایہ کی
تصدیق کی۔ امام حسنہ انہیں نے فرمایا اور آپ کی رحمت کا آثار فرمایا یہ بعد
قولی کا حضور یہ فضل و فضل انہوں میں خاص و عذاب ہے انہوں نے آپ
سے والدین و زندہ یا نہ ہو وہ آپ پر ایمان لائیں واقعی وہ بہت ہی بڑے مہربان
ہے۔ (الدرجہ المہفیہ، ص ۷)

امام اعظم کا قول

متقدمین میں سے بعض حضرات نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہما
سے بارے میں غم و عذاب کا قول لیا ہے جو کہ ان کی بہت بڑی گھور ہے عدم
علی قادری کا فرما بھی ان میں آتا ہے بلکہ بعد میں انہوں نے اس عقیدہ فاسدہ
سے توبہ کی ہو یا کہ کاشیہ نبی میں درج ہے اس طرح خیال ہے کہ ہوسکتا ہے
اور سے حضرات جو ان کی مخصوصہ وینی کاوشوں کی برکت سے توبہ کی توفیق مل

گئی ہو جہاں تک امام اعظم کا تحقق ہے کہ وہ بھی اس عقیدے پر قائم تھے وہ
 انہوں نے فقہ ابراہیم میں فرمایا کہ مائتہ علی النفر یعنی ان انہوں کا وصال نفر پر ہوا
 معاذ اللہ یہ ہر امر نازم ہے امام محامدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فقہ ابراہیم میں جو یہ اختلاف نہیں ملے ہیں کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ابو بن زبیرین کا وصال نفر پر ہوا تو یہ الفقہ امام اعظم پر افتاء کے طور پر منسوب
 ہے اس لیے کہ فقہ ابراہیم کے شیخ اور مقتدر شخصوں میں ان اختلاف کا نشان تک نہیں۔

(طحاوی جلد ۲ ص ۸۰)

امام بریلوی قدس سرہ نے بھی وضاحت فرمائی ہے۔

یہ قول امام اعظم کے ثابت ہی نہیں ہے یہ بنا امام اعظم پر ایک امر ہے
 منہیں یونہی فقہ ابراہیم کے درست و مستند شخصوں میں یہ الفاظ نہیں ملے۔ امام ابن
 زہری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ فقہ ابراہیم کے حوالے سے یہ عبارت ابو حنیفہ محمد بن
 یوسف بن زہری بن جبہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کی ہے انہیں امام اعظم نے تسلیم کیا
 ہے۔ یہ عبارت امام اعظم کی ہے تو پھر اس کا حق یہ ہے کہ وہ عید نفر میں
 وصال یا اس کے معنی کے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ نفر میں موات تھے میں ہوتا
 ہوا کہ مائتہ علی الکفر کا ہو مائتہ بن عمر علیہ الرحمۃ نے شیخ یا اس کا
 ایک اور باب بھی بنایا ہے وہ یہ کہ فقہ ابراہیم کے بعض نسخوں میں اس عبارت کے
 ساتھ یہ الفاظ بھی موجود ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان
 یعنی حضور کا وصال ایمان پر ہوا عدم علی قاری لہذا اس عبارت پر شک ہے کہ
 واقعی یہ اصل کتاب کی ہے یا نہیں (امستد، جلد ۱ ص ۱۵۱)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ فقہ ابراہیم میں جو یہ اختلافات نظر آ رہے ہیں۔

امام اعظم کے نہیں۔

فقہ امام اعظم کے بارے میں جن کہ مات علی الایمان ان کا وصال ایمان پر ہوا

نہایت قریب ہے جہاں جو وہ بھی سراپا ایمان اس کے بارے میں اس عبارت کی یا ضرورت ہے یا نہیں لینے والی دوسری صورت ممکن ہے جو اس وضاحت کی ضرورت پر کسی اس کے جامع علی قاری نے اسے مشغول قرار دیا اور تاویل کی کہ یہ عبارت مشغول ہے تو ابوین ربیعین سے متعلق عبارت مشغول نہیں ہو سکتی امام بریلوی قدس سرہ کا یہی مطلب تھا۔

اہل علم جانتے ہیں کہ بعض حضرات نے اس حدیث مبارکہ کے معنی پر باتیں سنا کر اس کے خلاف کیا کہیں یا فقہاء جہالت نے محاف بردیۃ انہوں نے امام عظیمؑ کے کتاب کا نام مبارکہ کا بارے میں اپنے عقیدے کی ترویج کی ہے۔

یہ غلطی ابو حنیفہؑ کی ہے ہوتے ہیں یہ علماء اس کی تصنیف بھی فقہاء جہالت کے معمم بنے ہیں ان میں یہ الفاظ ہوں بخود تھے کہ وہ فقہاء امام کا نہیں اور یہ اس پر آپ کا نام مبارک ہی مفسر و شراب کی بوتل پر شہ کا لیبل لگا دیا جائے تو شراب شہد نہیں بن جاتی۔

اسی طرح اہل تہذیب و تمدن کے یہ ان الفاظ کی تاویل کی جائے کہ ابوین ربیعین عہدِ غمر میں فوت ہوئے۔ مگر اسی زمانہ الکھولاقا زمانہ منور تھا اور یہ جہالت ہے کہ یہ آیت مبارکہ حرمت علیکم امھانکمہ میں فقہاء ان کا مذہب ہے یونہی فقہاء ان کا مذہب ہے اس کے فعل حرما لفظ امھات کے مطابق مونث ہے۔

حضرات سنی دینی ان گزارشات سے یہ نتیجہ خد کرنا مشکل نہیں رہا کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین ربیعین کے بارے میں اہل محبت کا یہ ایمان ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ بھی جی اپنے محبوب کو تانے والی بات نہیں کرے گا اور جسے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں وہ جو مرضی سے یونہی وہ ایمان دار بھی نہیں بنیں اگر کسی محب رسول سلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے وہ اس قسم کے عقیدے کا اظہار کرے تو اس پر فرض
میں ہے کہ اس کی تردید کرے ورنہ غیرت ایمانی کے ضائع ہو جانے کا موقع ہے
اور فرض نہرات کہتے ہیں کہ ایمان ابویں کے مسئلے میں سکوت کرنا چاہیے جتنی
زیادہ بات ہے نہ کہ جتنی ہیں کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کا
مہترین ذریعہ یہ ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابویں کے ایماندار ہونے
کی مقامات پر فخر ہونے فخر ہوں بریں کے صاحب و مقدر ہونے کی وہابی کی
پاس کا اصرار اس پر اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان کی شان و عظمت بیان
کریں جو ان پر غر کا فتویٰ کاتا ہے۔ بقول علامہ آملی نعیمی اس کے نہ کا اندرہ
ہے (روئے المعنی) حق حدیث کے مطابق یہ بات درست ہے۔ نہ کی وہابیہ
کافر کہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

چند عقلی دلائل

آپ کے سامنے یہ عقلی دلائل روشنی میں فیصلہ دینے میں مدد میں
مشارع کے باب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان حدیث کے نام کا یہ کتابت و
تحریر کا نشانہ ہے کہ اس میں عقلی دلائل سے ان کے عبارت و عبارت میں
کی یہاں بھی چند عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔

جس شخص کے پیچ میں حضرت یونس علیہ السلام نے اس شخص کے پیچ
کے منہ میں نو بیہ میں چھوئی ہیں جس امر عظیم کے شکر الہی میں ہمارے آقا علیہ
السلام نے پرورش پالی اس پر غر کا فتویٰ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقیناً ان
کے قب الہم میں ایمان کی ایمان ہے نورانی نور ہے۔

جس پتھر پر ہر تیم علیہ السلام نے قدم رکھا جس پیر پر سیدہ ہاجرہ نے ہی
کی اس پانی کو حضرت ام ایمل علیہ السلام کے قدموں نے چھوا جس تابوت میں
حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے تبرکات بند تھے سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی

میں کہہ سکتے ہیں۔

اے عثمان اپنے من سے پوچھ ملائے نہ پوچھ
 بیان فرماؤ ۹۸ میں مجدہوی کی قریب ایک حدیث ہے کہ
 حضور کے والد مرثیہ کی قبر اور محل کی ان کا نام مبارک ایسا تھا جسے آنحضرت
 نے یہاں پر (نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضور

اہم مقام نے حضرت محمد سے انہوں نے حضرت ابراہیم کے انہوں نے
 حضرت آدم کے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روایت کی ہے وہ انہوں
 حضور کے قدموں کی انیدی جواب بھی دیا کہ میں انہوں نے آپ کے
 دوران میں جو وہاں سے (مند اہم مقام باب ۱۸۲)

اشارات

روایت کے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تسم باندھنا
 باب ۱۸۲ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تسم باندھنا کے تحت میں ہے کہ
 کے تسم باندھنا کے وقت میں تسم باندھنا کے لئے کہ میں باندھنا کے لئے
 ہوں یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے (مند
 جلد ۲ ص ۴۴۰)

یہ تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے (مند بعد ۱۲۰) اللہ
 اللہ حضور کا تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے
 تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے

جہاں ارادہ سے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے
 یہ تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے تسم باندھنا کے لئے

مہربان بنے جس کو وہ باندھ رہی تھی۔

بنت میں تصرف کا اختیار دینا میں ہی حاصل ہے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

وہ بچوں کی نعمتیں ہیں ان سے خالی ہاتھ میں

(امام احمد رضا)

نصیحت افروز باتیں

وین میں ہم پسند نیست افروز باتیں کہہ سکتے ہیں مگر پائل کرنے سے
ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔

حضرت سید الدین علیہ وسلم نے فرمایا جو جوان ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے
بشیش دے گا وہ بخش دے گا (مسند امام اعظم باب ۱۶)

۱۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کا شمار ان میں ہے
تو اس کا بھی شمار ان میں (ایضاً باب ۲۴)

۲۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مومن بھائی کا
عذر قبول نہ کیا اس کا نام معاشرے کے نام کے برابر ہے (ایضاً باب ۲۵)

۳۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں
معاذ اللہ اخلاق ہے (ایضاً باب ۲۹)

۴۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا متلبہ اس سے کہ اس سے قدموں سے
درمیان ہوگا وہ ثابت ہیں بند ہوگا اور اس سے نہ نکلے گا (ایضاً باب ۲۱۸)

۵۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی خدمت میں جیسا کہ
ہے۔ (ایضاً باب ۲۱۸)

۶۔ حضرت سید الدین علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ بتائے گا اس سے
لڑتے والے کے برابر ہے (ایضاً باب ۲۲۰)

نہ ان ایت سے ہمیشہ عقیدہ ثابت ہے۔

عنبر علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت

[illegible]

اشارات

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمتی اللہ تعالیٰ عیب و غلطی سے متاثر نہیں ہوتا۔
رحمتی اللہ تعالیٰ عیب و غلطی سے متاثر نہیں ہوتا۔ رحمتی اللہ تعالیٰ عیب و غلطی سے متاثر نہیں ہوتا۔
لیکن رحمت عالم کی رحمتوں نے بیچارہ کھانے۔

ہنرمندوں میں سے بہت سے لوگ انصاف پر قائم رہتے ہیں یہاں تک جانتے ہیں کہ
ہنرمندوں میں سے بہت سے لوگ انصاف پر قائم رہتے ہیں یہاں تک جانتے ہیں کہ

مہربان بنیں، جس سے ہمارے دل خوش رہے۔

بنت میں تصرف کا اختیار دیا میں ہی حاصل ہے۔

مالک کو میں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

وہاں کی نعمتیں ہیں ان سے خالی ہاتھ میں

(امام احمد رضا)

نصیحت افروز باتیں

ان باتوں میں ہم نے نصیحت افروز باتیں لکھیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو بات ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اس کا وہ بخشش ہو، (مندوب اللہ کا نظم باب ۱۸)

جسے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر کرنا، اللہ تعالیٰ کا بھی شکر کرنا (ایضاً باب ۲۴)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جس نے اپنے مومن بھائی کا عذر قبول نہ کیا اس کا وہ عذاب ہے، (ایضاً باب ۲۹)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں عطا کرنا، (ایضاً باب ۲۱۹)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: متنبہ رہو اس سے کہ تم سے درمیان نہ ہو، (ایضاً باب ۲۱۸)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: والدین کی خدمت میں جیسا کہ ہے۔ (ایضاً باب ۲۱۸)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جیسا کہ تم سے ملتا ہے۔ (ایضاً باب ۲۲۰)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا بہتر یہاں ظالم بادشاہ کے سامنے
کلمہ حق ادا کرنا ہے (ایضاً باب ۲۲۰)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی مثال ایک آدمی ہے
میں سب سے زیادہ تپ کر رہا ہو، مرنے والے اور بخار میں رہنے میں اس کا ساتھ
دیتا ہے (ایضاً)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان کی فریادوں کو
پسند کرتا ہے (ایضاً)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے غم میں خوشی نہ رہو
اور نہ اللہ تعالیٰ سے رہائی اور تجھے اس غم میں مبتلا کرے گا (ایضاً باب ۲۲)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نونِ محاف یا اس کی
جزا جنت ہے (ایضاً باب ۲۲۳)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شہید کی چیزوں سے
زیادہ یا اس کے گناہوں و عیوب سے زیادہ (ایضاً باب ۱۶۵)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لڑائی کے وقت
کی (ایضاً باب ۱۶)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرید و فروخت میں
وہ یہ وہ نہیں ہے (ایضاً باب ۵۵۱)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مومن کا پالے نہیں ہوگا
(ایضاً باب ۲۹)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمام بدترین جہاد ہے جہاں
سب پرانے اور پائے ناپا ہے (ایضاً باب ۳۱)

شمس علی الدنوں علیہ وسلم نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا سب سے

افضل کام ہے (ایضاً باب ۳۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کی نماز عصر فوت ہوئی،

عمل برباد ہو گیا (ایضاً باب ۳۸)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے اللہ نفل بدلہ دیا

بنائی اللہ تعالیٰ نے اس پر نعت میں حمد بنادیا (ایضاً باب ۴۰)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر کسی نے متعین کی قیامت

ہے (ایضاً باب ۴۲)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر کسی نے بوقت فرائض میں

نہ آپ نے فرمایا کاش قرآن پڑھتے اور اصلاح کرتے (ایضاً باب ۴۱)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو عورت کو اپنے شوهر سے

اور مدت کی نہیں کاٹے گا وہ بھلا کر اس میں بہانے کی باتیں کہتے ہیں (ایضاً

باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کلمہ حق میں

میں شہد میں آسمانی پانی میں شکار بھی ہے (ایضاً باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منہ میں سے جاری نہیں ہے وہ اپنے

آپ اس مسیت میں، ال برزخ میں رہے جس کو مردانہ نہیں رہتا (ایضاً

باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہو یا بے وقار، متغافل

نہیں رہتا زیادہ صدق نہیں دیتا کہ اس کی برکت سے تجھے اولاد ملے گی جانے

(ایضاً باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوف علیہ السلام کا سامنا یہ تھا کہ

وہ ہمیشہ کی عیادت اور حاجت مند کی حاجت روائی فرماتے تھے (ایضاً باب ۲۳۷)

خوشبو ضرور قبول کیا کرو (ایضاً باب ۲۱۹)

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت و سیرت

حضرت کی صورت بھی جواب اور یہ تھی جواب ہے اور اللہ تعالیٰ کی
رسالت کے امام و مہتمم نے حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شامل و احوال کے
بارے میں جو احادیث بیان کی ہیں ان میں چند حقائق بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت کے سر پر نور و درخش اشہم میں سفید باؤں کی تعداد بیس تک تھی
نہیں پہنچی تھی (ایضاً باب ۱۸۲)

حضرت کے ہاتھ و پیر کے آپ کی نمونہ کے بدن کے صحابہ
پہچان لیتے تھے (ایضاً باب ۱۸۲)

حضرت کی بدن میں عین و عرق تھیں ریشم و حریر سے زیادہ نرم تھی (یہاں)
حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں قرآن پر بھی
(یہاں) یعنی حضرت کے انفاق قرآن حکیم میں تعبیر تھے۔

حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
تھے اور درخش اشہم و عین تھے (یہاں)

حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
(ایضاً)

حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
(ایضاً باب ۲۰۶)

حضرت کی بدن میں عین و عرق کے انفاق کے بارے میں فرماتے ہیں عین و عرق
(باب ۲۱۳)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جلیس سے آگے ہو کر نہ بیٹھتے کوئی ہاتھ تھام لیتا تو پہلے نہ چھڑاتے پہلے ہم جلیس کھڑا ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے تھے آپ کے بدن سے زیادہ کوئی چیز خوشبودار نہیں (ایضاً باب ۲۱۹)

ایک شخص نے حضور کو پکارا آپ اپنے گھر میں تھے آپ نے فرمایا البیک میں حاضر ہوتا ہوں اور باہر تشریف لائے (ایضاً)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے (ایضاً)

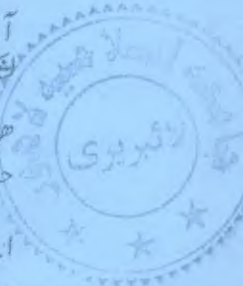
☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشکوک چیز تناول نہ فرماتے (ایضاً)



امام اعظم کا قصیدہ

(چند اشعار کا ترجمہ)

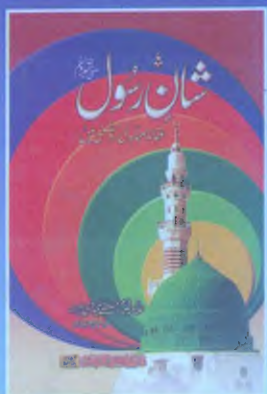
آپ کے نور جبیں سے صوفشاں ہے ماہتاب
 آپ کی طلعت سے ہے روشن جمال آفتاب
 آپ یسین ہر جہاں میں آپ سا ممکن نہیں
 رب کعبہ کی قسم جس نے عنایت کی کتاب
 اے کہ مدثر ہے عظمت آپ کی برترز فکر
 آپ کے درجات رفعت بے شمار و بے حساب
 آپ کی مخبر ہوئی دنیا میں انجیل مسیح
 آپ کی مدحت سرائی میں ہے قرآن بے نقاب
 آپ نے دی خلق کو توحید کی جب سے صدا
 آپ کی دعوت پہ دوڑے آبلہ پاشیخ و شاب
 آپ کے دم سے مٹا کفر اے ہدایت کے علم
 آپ کے دم سے ہوا دنیا میں دیں بھی کام یاب
 آپ کے دشمن جہالت کے گڑھوں میں گر گئے
 آپ کو جس نے اذیت دی وہی خانہ خراب
 بدر میں اہل فلک نے آپ کی امداد کی
 آپ کے دشمن زمانے سے مٹا ڈالے شتاب
 آپ کو فتح حرم بھی بالیقین حاصل ہوئی
 لشکرِ احزاب میں بھی آپ تھے نصرت مآب
 ہود و یونس کو بزرگی آپ کے گھر سے ملی
 حسن یوسف میں چھپا تھا آپ کا حسن شباب
 اے کہ طہ آپ نے انسانیت کو دی شفا
 آپ ”سبحان الذی اسری“ سے پہیم فیض یاب







شمس الحق



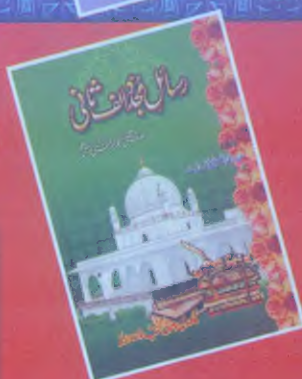
شمس الحق



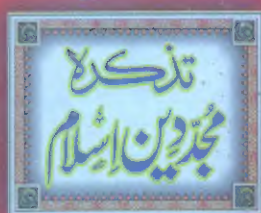
شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق

گنج بخش
ڈیڑا لاہور

قاری لاہوری لکچر ہاؤس